SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, March 2, 1993.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty six minutes after ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بسم الله الرحمن الرحيم

شهر رمضان الذی انزل فیہ القرآن هدی للناس و بینت من
الهدی والفرقان فمن شهد منکم الشهر فلیصمہ ومن کان مریضا
اوعلی سفر فعدة من ایام اخر یرید الله بکم الیسر ولا یرید
بکم العسر ولتکملوا العدة ولتکبروا الله علی ماهدکم ولعلکم
تشکرون o

(سورہ البقرہ آیت 185)

ترجمہ : ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا ہے - وہ لوگوں کے لئے ہدایت ہے
اور (اس میں) کھلے ہوئے (دلائل ہیں) ہدایت اور (حق و باطل میں) امتیاز کے۔ سو تم
میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پائے، لازم ہے کہ وہ (مہینہ بھر) روزہ رکھے اور جو کوئی بیمار

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, March 2, 1993.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty six minutes after ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بسم الله الرحمن الرحيم

شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن هدی للناس و بینت من
الهدی والفرقان فمن شهد منکم الشهر فلیصمه ومن کان مریضا
اوعلی سفر فعدة من ایام اخر یرید الله بکم الیسر ولا یرید
بکم العسر ولتکملوا العدة ولتکبروا الله علی ماهدکم ولعلکم
تشکرون o

(سوره البقره آیت 185)

ترجمہ : ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا ہے - وہ لوگوں کے لئے ہدایت ہے
اور (اس میں) کھلے ہوئے (دلائل ہیں) ہدایت اور (حق و باطل میں) امتیاز کے- سو تم
میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پائے، لازم ہے کہ وہ (مہینہ بھر) روزہ رکھے اور جو کوئی بیمار

و یا سفر میں ہو، تو (اس پر) دوسرے دنوں کا شمار رکھنا (لازم ہے) اللہ تمہارے حق میں
سہولت چاہتا ہے اور تمہارے حق میں دشواری نہیں چاہتا اور یہ (چاہتا ہے) کہ تم شمار کی
تکمیل کر لیا کرو، اور یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی کیا کرو، اس پر تمہیں راہ بتا دی۔ عجب
نہیں کہ تم شکرگزار بن جاؤ۔

POINT OF ORDER RE: CONTEMPT OF COURT PROCEEDING AGAINST MR. ASLAM BEG

Mr. Chairman: Yes, please Syed Abdullah Shah Sahib.

Syed Abdullah Shah: Sir, today's newspapers have really caused me a lot of consternation, the proceedings that are taking place in the Supreme Court of Pakistan. The court has been pleased to convict an eminent Journalist, Mr. Orakzai for contempt of court and then Sir, your good name also has been involved. Sir, I wonder, I am feeling very much perturbed that the people who are responsible for creating chaos but if they go scot free and the innocent people are roped in and their names are being maligned, Mr. Chairman, we have full faith and confidence in your character and conduct. And the way they have publicized it, I feel very much disturbed so I request you as the National Assembly was pleased to discuss this issue in the National Assembly and then the Law Minister had to write a letter o something to the Chief Justice, we may also kindly be allowed to protect our honour. We are the Members of the Parliament and we have to maintain the dignity of the Parliament. If the Generals fee perturbed about their institution, if the Judges feel or are concerne about their institutions, I am bound to feel concerned about my institution i.e., Parliament of Pakistan. So kindly, this is a breach o the privilege of the whole House. This amounts to breach of privileg of the entire House. If at all any such allegation was made they cou

have kept it to themselves. They could have heard you and then publicized it. Now, it is a headline that Wasim Sajjad is supposed to be involved and then this journalist is convicted for no reason or rhyme. He is hiding and they are after his blood. So, Sir, this is very serious matter and I seek your indulgence to find time today for this House to discuss this issue thoroughly.

جناب چیئرمین: Thank You جی، جی جناب سہراب کھوسو صاحب۔

میر سہراب خان کھوسو: اس پر بحث کرنی چاہیئے اور میں تحریک استحقاق پیش کرنے والا ہوں۔ اگر کل کورٹ آپ کے خلاف کوئی فیصلہ دیتی ہے تو اس سے پہلے ہم کیوں نہ یہاں discuss کر لیں۔ اس بارے میں آپ سوچیں کہ یہ پورے ایوان کا مسئلہ ہے، آپ کا ذاتی مسئلہ تو ہے نہیں۔

جناب چیئرمین : جی وزیر قانون صاحب۔ Do you want to say anything?

چوہدری عبدالغفور : جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ اس سے پہلے آپ observation دے چکے ہیں اور اپنی پوزیشن بھی کلیئر کر چکے ہیں لیکن یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو بڑا ہی sensitive اور touchy ہے - اس کو ہم اس مرحلے پر یہاں جب کہ matter سارا subjudice ہے اور یہ جو ------

Syed Abdullah Shah: Sir, this is not subjudice.

Ch. Abdul Ghafoor: Please let me complete.

تو میں عرض یہ کرنا چاہ رہا تھا کہ یہ صحافی کا جو مسئلہ ہے ، یہ بھی سپریم کورٹ کی اپنی اس کی حدود کے اندر آتی ہے jurisdiction میں صوابدیدی ان کے اختیارات ہیں، اس کو ہم کسی طور پر زیر بحث نہیں لا سکتے نہ discuss کر سکتے ہیں اور اس کے علاوہ جو باقی معاملات کی اس کے تحت نشاندہی کی گئی ہے ، میں سمجھتا ہوں کہ جس وقت تک آپ کر چکے ہیں، کافی ہے - اور let us see, wait and see اور اس کے بعد یہ فیصلہ بہت

غور و خوض کے بعد ہم پہلے کر چکے ہیں نیشنل اسمبلی میں کہ آپ اس کو کسی وقت بھی take up کر سکتے ہیں جب ضرورت محسوس ہو لیکن اس وقت اس sensitive matter کو یہاں discuss کرنا بہت سی complications کو involve کرے گا۔ میری اپنی یہ request ہو گی کہ ہم اس وقت institution میں آپس میں ایک دوسرے کے خلاف اس قسم کی بات مت کریں اور میرا خیال ہے کہ کورٹ کا یہ معاملہ نہیں ہے اگر کسی individual نے کوئی ایسی بات کی ہے

let us see what the court decides and then afterwards you can decide that wether this should be discussed or not. But at this moment Sir, we should not open this issue here.

جناب چیئرمین: جی بہرہ ور سعید صاحب۔

چوہدری عبدالغفور : ایک منٹ ------ اس سلسلہ میں عرض کرنا چاہوں گا کہ اس کو اگر مزید کسی وقت بھی afterwards جس وقت آپ مناسب سمجھیں یا ہاؤس مناسب سمجھے اس کو take up کیا جا سکتا ہے - گو کہ جو It is very fine thing Sir, you know in the discharge of their court business اس بارے میں ہم پر constitutionally بھی otherwise یہ پابندی ہے اور moreover جو matter جاری ہے وہاں اس کو ہم مزید میرا خیال ہے کہ اس کو الجھن کا باعث بنیں گے۔ اس مرحلہ پر یہ کسی طور پر اس institution کے لئے admissible نہیں ہے کہ اس matter کو آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کہاں تک تقاریر جا سکتی ہیں اس لئے میں نہیں مناسب سمجھتا کہ اس کو اس مرحلے پر چھیڑا جائے، اس لئے بہتر ہے کہ ابھی خاموشی اختیار کی جائے to keep your right reserved, afterwards you can open it up and you can discuss it in the House with the approval of the House.

جناب چیئرمین : جی بہرہ ور سعید صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : خبر آج اخبار میں flash ہوئی ہے ہمارے سینٹ کے چیئرمین کے متعلق - اس کا سینٹ کو بڑا serious notice لینا چاہئے اور یہ کہنا کہ یہ اب وہ سچ نہیں ہے ، میں تو یہی کہوں گا کہ یہ ابتدا ہے - ابتدا میں اگر ہم اس چیز کو کنٹرول نہ کریں گے تو پھر آگے ہی آگے بڑھتی جائے گی۔ اس میں سینٹ میں بحث کا

باعث یہ ہے کہ اب سینٹ کا اجلاس ختم ہونے والا ہے - میں گزارش کروں گا کہ اس کو extend کرا دیجئے، اس سے ہمارے جذبات مجروح ہوئے ہیں- ہمارے حقوق مجروح ہوئے ہیں- آپ کا صرف معاملہ نہیں ہے - آپ اس ہاؤس کے، اس ایوان بالا کے چیئرمین ہیں اور آپ کے conduct اور آپ کا کیرئیر سب کی نظر میں ہیں- اس قسم کی الزام تراشی قابل افسوس ہے - میں یہ کہوں گا کہ یہ ابتدا ہے -.اس پر ہم لوگوں کو serious notice لینا چاہیئے- اس کو discuss کرنا چاہیئے اور جو جو جس جس پر الزامات ہیں اور جو اور لوگ ہیں اس کو بجائے اس کے کہ کمیٹی میں طلب کر لیا جائے بلکہ وہ اس عدالت میں آکر اگر ہو سکے رولز کے اندر تو سینٹ میں آ کے وہ بیان دے اور face کرے ہمیں- ہم اس پر جرح کریں اس کو سزا ملنی چاہیئے-

جناب چیئرمین : جی گھکی صاحب-

جناب منظور احمد گھکی : جناب والا! میں اس پر عرض کرنا چاہوں گا کہ اس سے پہلے بھی کافی دن پہلے جنرل صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ ایک ذمہ دار شخص involve ہے ،nominate کسی کو نہیں کیا گیا تھا لیکن آج کے اخبار میں تو clearly nominate کیا گیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وزیر موصوف کا یہ کہنا کہ اب اس کی ضرورت نہیں ہے چونکہ یہ subjudice ہو جاتا ہے یا subjudice نہیں ہوتا تو اس کے چونکہ complications ہوں گے- اس کے بعد جب کورٹ اپنی dicision دے اور سب کچھ کرے اس کے بعد ہم discuss کریں-

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اس کی اب ضرورت ہے اس لئے کہ اگر ایک کام غلط ہو رہا ہے ، غلط بیانی سے معزز چیئرمین کو اور اس ہاؤس کے کسی فرد کو، ایک آنریبل ممبر کو اس وقت drag کیا جاتا ہے - اگر ہم اس کو یہیں سے نہ روکیں تو ممکن ہے وہ لوگ کچھ اور غلط بیانی سے کام لیں اور پھر اس کو مزید complicated بنائیں- میں سمجھتا ہوں جناب والا! کہ یہ اس ہاؤس کا استحقاق بنتا ہے کہ وہ اس matter کو discuss کرے اور ان لوگوں کو کہ اگر انہیں اپنے اداروں کے تحفظ کا اتنا خیال ہے تو یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم پارلیمنٹ کے ممبر کی حیثیت سے پارلیمنٹ کی بالادستی کو برقرار رکھیں- یہ ہمارا فرض ہے اگر ہم اس فرض سے اپنے آپ کو دور رکھیں گے تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اس ہاؤس کا احترام نہیں کرتے- اس کے ممبروں کا احترام نہیں کرتے- میں سمجھتا ہوں کہ سینٹ چونکہ ختم ہو رہا ہے ایک دو دن کے بعد اس لئے اس پر بحث کی جائے اور اس کی

اجازت دی جائے۔ ۔

جناب چیئرمین: جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر: شکریہ جناب چیئرمین! ریٹائرڈ جنرل اسلم بیگ صاحب نہ صرف عدلیہ بلکہ اسمبلیوں اور فوج کے institutions بلکہ مجھے تو یہ لگتا ہے کہ وہ اس ملک کے تمام institutions کے وقار کو تباہ و برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ پہلے انہوں نے یہ اقرار کیا کہ افواج پاکستان کے وقار کو انہوں نے مجروح کیا یہ کہہ کر کہ 1990ء کی اسمبلیوں کو برطرف کرنے میں انہوں نے صدر مملکت کو مشورہ دیا تھا۔ یہ آئین کی خلاف ورزی ہے پھر انہوں نے یہ اقرار جرم کیا کہ وہ اعلیٰ عدالتوں پر اثر انداز ہوئے اور انہوں نے مشورے اور احکامات جاری کئے۔ پھر انہوں نے ایک اور مرحلے پر اقرار جرم کیا کہ انہوں نے ایم کیو ایم کو یہ ہدایت جاری کی تھی۔ بحثیت چیف آف آرمی سٹاف کہ تم پیپلز پارٹی کے خلاف محاذ آرائی شروع کردو۔ انہوں نے سینٹ کے چیئرمین کے خلاف بھی بے بنیاد الزامات لگا کر، باوجود اس حقیقت کے کہ آپ نے پہلے ہی موقع پر اس بات کی تردید کر دی تھی، آپ کی تردید کے باوجود اپنی written statement میں وہ بے بنیاد الزام repeat کر کے دانستہ طور پر بضد ہیں کہ وہ اس اعلیٰ ترین ایوان کے وقار کو بھی مجروح کریں۔ میری نظر میں مسئلہ صرف توہین عدالت کا نہیں ہے یہ تو انحراف آئین کا ہے اور sulverion of the constitution ہے ۔ مجھے تو حیرانگی ہے کہ ابھی تک مرزا اسلم بیگ کے اوپر آرٹیکل 6 کے تحت مقدمہ کیوں نہیں چلایا جا رہا۔ اور عدالت عظمیٰ صرف اور صرف اپنے وقار پر لگی ہوئی ہے اور جب مرزا اسلم بیگ کے اوپر توہین عدالت کی پروسیڈنگز چلائی گئیں تو ان کو گرفتار کیا گیا اور نہ اور کچھ کیا گیا لیکن چند صحافیوں نے اگر دانستہ یا غیر دانستہ طور پر کسی قسم کے قابل اعتراض رویہ کا اظہار کیا تو نہ مدعی نہ شہادت حساب پاک ہوا۔ ان بیچاروں کو اسی فٹ میں convict کیا اور انہیں جیل بھیجا۔ ان کے پیچھے پولیس بھیج رہے ہیں۔ تو یہ رویہ عدالت کے وقار کو بھی مجروح کر رہا ہے کہ ایک طرف مرزا اسلم بیگ ہے ۔ اس کے اوپر پیچھے نوٹس پر نوٹس date by date, adjournment after adjournments اور ایک صحافی ہے بیچارہ جس نے اگر توہین کی۔ تو اس کا نہ مدعی۔ نہ شہادت۔ حساب پاک ہوا۔ یہ تو رویہ بہت غلط ہے ۔ یہ آئین کی خلاف ورزیوں کا معاملہ ہے ۔ اور جناب اس میں آپ کا وقار شامل ہے ۔ افواج پاکستان کے institution کا وقار شامل ہے ۔ صدر مملکت کے عہدے کا وقار شامل ہے ۔ اس میں ہماری عدالتوں کے institution کا وقار شامل ہے ۔ جس طرح عدالتیں ڈسکس کر سکتی ہیں۔ اسی طرح ہم بھی ڈسکس کر سکتے ہیں۔

اور اس وقت اس پر کھل کر بحث ہونی چاہیئے- تاکہ مرزا اسلم بیگ صاحب اپنے آپ کو، اپنے رویے کو لگام دیں اور میں سمجھتا ہوں وہ subversion of Constitution کے مرتکب ہیں، توہین عدالت کے علاوہ- شکریہ-

جناب چیئرمین: شکریہ جی، جناب شہزاد گل صاحب-

جناب شہزاد گل: جناب والا! میری گزارش ہے کہ ابھی جو مسئلہ زیر بحث چل رہا ہے - یہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات شروع ہوئی ہے - آپ کا وقار آپ کی عزت ہم سب کو بہت عزیز ہے - ہم آپ کی قدر کرتے ہیں- آپ ہمارے چیئرمین ہیں- اس ہاؤس کے ذمہ دار شخص ہیں- یہ سب کچھ اپنی جگہ پر ہے - لیکن جب تک باقاعدہ پریولج موشن ہاؤس کے سامنے نہ آئے اور اس کی ایڈمسبیلٹی پر ہم بحث نہ کریں..... اور ہمیں یہ بھی تعین کرنا ہے کہ ہاؤس کی پریولج کیا ہے -House as a whole یعنی ہاؤس کا ایک individual کے طور پر privilege کہاں تک بنتے ہیں اور پھر privilege کی limitations کا تعین کرنا ہے - تب جا کر معلوم ہوگا کہ ابھی جو بات پریس میں آئی ہے - ابھی تک تو ہمارے سامنے وہ پورا version بھی نہیں ہے کہ وہاں کیا کچھ ہوا ہے- پریس نے ایک head line دے دی- اب پتہ نہیں کہ یہ بات صحیح ہے یا غلط ہے - ابھی تک تو یہ بھی تعین نہیں ہوا کہ وہاں پر کیا بات ہوئی ہے - اور پریس نے اپنی طرف سے کیا سرخی لگا دی ہے - ایسے حالات میں جب تک proper motion ہاؤس کے سامنے نہ آئے- اس وقت تک اس بات پر چلنا خواہ مخواہ کی بات ہے میں تو یہ کہوں گا کہ پھر آپ کی عزت کو ہم خواہ مخواہ بیچ میں رگڑ رہے ہیں اور اس کو لا رہے ہیں- میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہے - چاہیے کہ جب تک proper privilege motion ہاؤس کے سامنے نہ آئے اس وقت تک یہ مسئلہ نہ لیں- ویسے آپ کی عزت کے لئے ہم سب لڑیں گے- سب کچھ کریں گے- کیوں نہیں کریں گے- فی الحال اس موقع پر یہ بحث غیر ضروری ہے -

جناب چیئرمین: بڑی مہربانی- ذکی الدین پال صاحب-

جناب ذکی الدین پال: میں شہزاد گل کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ تمام واقعات ہمارے سامنے نہیں ہیں- جن واقعات کی بنا پر سپریم کورٹ نے cognizance لی ہے اور یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ اس نے exact الفاظ کیا کہے ہیں اور کس بنا پر اس

کو سزا دی گئی ہے - سب سے بڑا مسئلہ اور بات یہ ہے کہ کیا جو سزا دی گئی ہے سپریم کورٹ کی طرف سے کیا وہ without jurisdiction ہے اور اگر وہ without jurisdiction نہیں ہے تو پھر کیسے نوٹس لے سکتے ہیں۔

It was the great jurisdiction of the Supreme Court to take up this matter.

اور اگر یہ نہیں ہے تو پھر ہم نوٹس نہیں لیتے جب تک ہمارے سامنے تمام واقعات نہ آجائیں اور تمام من و عن حالات ہمارے سامنے نہ ہوں۔ میں یہی کہنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی۔ بیرسٹر ظہور الحق صاحب۔

Mr. Muhammad Zahoor-ul-Haq: I fully endorse the views expressed by Shahzad Gul Sahib and also by Zakiuddin Paul. Sir, we are a bit too premature bringing this issue in the House. In case the Supreme Court comes to the conclusion that the views expressed by General Aslam Baig were in the interest of the nation at the relevant time and the Supreme Court does not find the statement delivered at Lahore within the contempt then what will be the effect upon this news which has been published today. So, it is too premature to bring this issue in the House. Let the matter be decided once for all by the Supreme Court and then it will be seen whether this statement does come within the purview of breach of privilege of the House or of the Chairman of the Senate. Thank you.

Mr. Chairman: Syed Abbas Shah Sahib.

سید عباس شاہ: جناب کچھ ایسی situation arise ہوئی ہے کہ جیسے کہ عدلیہ اور فوج کے کچھ سربراہ اس میں ملوث ہوئے ہیں۔ ہم نہیں چاہئں گے کہ ایک august House جو کہ اس پوزیشن میں ہے کہ

they have to guide the destiny of the nation and they have to decide those issues because this is the Supreme House
ہم اس controversy میں آئے۔

Although rightly or wrongly we have been or our Chair has been involved in this issue. So, we should reconsider this ourselves before taking it into the House. We can have a party discussion on it. Each party can have their own discussions.
کیونکہ اس میں ہم سب کا future ہے اور ہم یہ comments نہیں کر سکتے ہیں کہ wrongly or rightly آپ کو malign کیا گیا ہے ۔
But we are proud that the way you have run the House.
اور آپ کا جو ریکارڈ ہے وہ اس کی بالکل صحیح ترجمانی کرتا ہے کہ

We have nothing against you and the nation has nothing against you. Unfortunately it has happened. Some news have come, the truth has to be found out that what is the truth but still it is in the media and the nation have read it all over the Pakistan. So, being a House which has to give a policy, legislation, rules/regulations to the country. We should behave in a very mature way. I think, that I will advise all my colleagues not to discuss it today in any way. All the parties have their own system, let it to be discussed in our parties. Probably we in our own party are going to discuss it and I think this matter should be closed. I will request that after my statement we should not proceed on any discussion on it. Let it be kept on some other date. The issue is there, it has to be discussed but I feel that we should because suddenly we have been taken on surprise. So, whatever we say will not be the proper decision, we have to think on it. We have to think on it twice and then we have to talk. This is my opinion, Sir. Thank you very much.

Syed Abdullah Shah: This is not only the question of Abbas Shah, this is the question of whole House.

(interruption)

جناب منظور احمد گچھی: ہم نے پریویلج موشن موو کیا ہے ۔ اگر وہ اپنی پارٹی سے consult کرنا چاہتے ہیں تو

This is their matter, we have moved it all that.

Mr. Chairman: I think we should not get emotional. Prof. Khurshid Sahib.

پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں اس بات کو دل کی گہرائیوں سے محسوس کرتا ہوں کہ آپ کی عزت اس ایوان کی عزت ہے ، ہماری عزت ہے اور جن جذبات کا اظہار میرے سینیٹرز بھائی کر رہے ہیں وہ بالکل فطری چیز ہے ۔ لیکن اس کے ساتھ میں بڑے ادب کے ساتھ آپ سے بھی اور اپنے تمام بھائیوں سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ ملک اس وقت ایک نازک صورتحال سے دوچار ہے ، قومیں اداروں کی عزت سے، اداروں کے تحفظ سے ترقی کیا کرتی ہیں اور جہاں ادارے کمزور کر دیئے جائیں ان کی عزت اور وقار باقی نہ رہے تو وہاں بڑی مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ ہم اپنی سیاسی زندگی میں تقریباً نصف پیریڈ مارشل لاء کے تحت رہے اور بمشکل اس کے سائے سے نکل کر جمہوریت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ایسے حالات میں اس بات کی ضرورت ہے کہ جذبات کی بجائے ہوش سے کام لیا جائے اور رد عمل بھی ظاہر کیا جائے تو بہت سوچ سمجھ کر کیا جائے۔ مجھ سے پہلے میرے جن بھائیوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے بہت صحیح چیز کی طرف متوجہ کیا ہے کہ جس انداز میں یہ چیز آئی ہے ۔اس نے ہمیں دکھ پہنچایا ہے ۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ابھی مسئلہ subjudice ہے ۔ عدالت نے بھی ابھی اپنے کسی رائے کا اظہار نہیں کیا، فیصلہ بھی نہیں دیا اس سٹیج کے اوپر سینٹ کا اس کو زیر غور لا کر کوئی موقف اختیار کرنا میرے خیال میں ایک مناسب چیز نہیں ہوگی۔ اس لئے اس موقع کے اوپر ہمیں صبر سے کام لینا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیئے کہ فیصلہ آجائے اس کے بعد دیکھیں کہ کیا چیز کرنی ہے ۔

جناب چیئرمین: جی مندوخیل صاحب، بس جی زیادہ ڈیبیٹ نہیں اب میں مندوخیل صاحب کے بعد ....

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: مجموعی طور پر یہاں جو معزز ممبران نے گزارشات کی ہیں کہ ہمیں دکھ پہنچا ہے کہ جناب چیئرمین کے بارے میں کہ ایک ایسا پیغام جو وہاں contempt of court ڈیموکریسی کے خلاف تو یہ ہمیں واقعی دکھ ہے اور اس کی بحث یعنی یہاں زیر بحث لانے کے حوالے سے بات ہوئی مختلف arguments ہوئے۔ میں عرض یہ کرونگا کہ جناب والا! ابھی سٹیٹمنٹ آگئی ہے سپریم کورٹ کی اور یہ ممکن ہے کہ اس لئے یہ ہاؤس اپنے طور پر ایک آئین کا ایک ایسا ادارہ ہے جو اپنی privilege کے ذریعے ایسے مختلف صحیح یا غلط اس کا جائزہ لے سکتی ہے اس کو تول سکتی ہے لہٰذا یہ تو جا کر خود پارلیمنٹ ایسا کر سکتی ہے جناب والا! اور اسے کرنا چاہیئے کیونکہ اگر اس کا ایک ایک دن بھی یعنی ابھی میں کہوں گا کہ آج اگر فیصلہ ہو تو اس کے بعد پھر پارلیمنٹ شاید اس پر بات کرنے کی وہ نہیں ہوگی۔ یہ جو غلطی ہوگی اس کو تبدیل نہیں کیا جا سکے گا اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ یہاں زیر بحث لایا جائے۔

(مداخلت)

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: پریولج موشن بھی جناب والا! آگیا ہے۔ ابھی ہم نے دے دیا ہے اور اس کے علاوہ بھی جناب والا 236 کے تحت ہم یہ request کر سکتے ہیں کہ آپ یہ تمام رولز جو ہیں ان کو معطل کر دیں کیونکہ یہ ایک گھنٹے کا مسئلہ ہے اور پھر، بلکہ ہو سکتا ہے کہ اس کے بڑے اثرات ہوں۔ اس لئے اگر ہم اس کو کر سکیں تو اپنا دفاع کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی، جی محمد علی خان صاحب۔

جناب محمد علی خان : جناب میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس اہم موضوع پر اپنے خیال کے اظہار کرنے کا موقع عطا فرمایا۔ میرے بھائی پروفیسر خورشید صاحب نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے میں یقیناً اس سے متفق ہوں اور اس سے قبل ہمارے وزیر صاحب نے بھی اس پر کافی روشنی ڈالی ہے - یہ معاملہ عدالت میں ہے اور

جناب والا! اگر اس پر ہم بحث کریں تو فائدے کی جگہ میں سمجھتا ہوں کہ نقصان ہوگا اور خواہ مخواہ گندگی میں یعنی وہ کیا کہتے ہیں پشتو میں کہتے ہیں کہ اگر اس میں لکڑی ہلائے تو اس سے زیادہ بدبو اٹھے گی تو میں سمجھتا ہوں کہ فی الحال اس بحث کو ہم ختم کریں اور دیکھیں کہ یہ جو سٹیٹمنٹ اس نے دی ہے، آپ کا بھی بیان آیا ہے کہ میں اس کو پڑھ کر انشاء اللہ اپنے خیال کا اظہار کر سکوں گا۔ لہٰذا اس میں ہمیں جلدی بالکل نہیں کرنی چاہیئے۔ تھینک یو سر۔

جناب چیئرمین: تھینک یو جی پلیز، پلیز میری بات سنیں۔

Syed Iqbal Haider: On a point of order Sir, on a different point.Sir the journalists are protesting against the conduct of the Police last night. Their houses were raided. There is an ASP called Binyamin, he declared Shahid Orakzai journalist's house as a sub-jail. He harassed the wife and children of Mr. Shahid Orakzai. He raided the houses of all different journalists whole night in Islamabad and Rawalpindi in search of Mr. Shahid Orakzai who has supposed to have committed contempt of court and this behaviour of the Police is highly condemndable and not only that Sir, their women and children and the family members of the journalist were harassed Sir. Sir, this is too much and I strongly protest and the *journalists baradri* has boycotted the proceedings as a protest against the mis-behaviour of the Police and I would like the government to take notice of it.

Syed Abdullah Shah: Sir, before you close please permit me....Sir, it is being said that matter is subjudice and better we not discuss it. Sir, what I am afraid of is that after seeing the reports of the press in last few days.

(Expunged by order of the Chair)

Syed Abdullah Shah: Sir, if they decide anything against you, what remedy we have got here in this House. What I am trying to say that this is the proper time that we must express our views and tell the Supreme court that please confine yourself to your jurisdiction, this is my jurisdiction.

Mr. Chairman: Thank you gentleman.

ڈاکٹر صاحب میرا خیال ہے کہ اب کافی ہو گیا ہے -

ڈاکٹر محمد ریحان: جناب چھوٹی سی بات ہے جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں- اقبال حیدر صاحب نے جو کہا ہے کہ جرنلسٹ جو ہیں وہ واک آؤٹ کر رہے ہیں، پروٹیسٹ کر رہے ہیں اور اس ہاؤس کی وہ نہیں کر رہے ہیں- جناب وہ اگر پولیس نے کیا ہے تو اس کی سزا ہمیں کیوں مل رہی ہے ، جناب وہ پروٹیسٹ جو کر رہے ہیں تو پروٹیسٹ اپنی جگہ پر ہونی چاہئیے- وہ پشتو میں کہتے ہیں ...... (پشتو) ......

جناب چیئرمین: شکریہ جی-

Mr. Chairman: Gentlemen, I am grateful for the sentiments that you have expressed about me. I agree with those honourable Senators who were saying that this matter is subjudice and it would be premature to discuss issue before the House. As far as I am concerned I have made a statement earlier also that I did not carry any message to the Supreme Court and I have avoided making any further comments precisely because the matter is in the Supreme Court. As soon as the matter is finalized before the Supreme Court, I may make some further statement on this issue but until then, I think, it would not be appropriate for me to make any statement on this matter and I have avoided scrupulously even to my disadvantage so far. I have also listened to the other matter regarding the arrest of the

journalists. I think, I agree with Mr. Zakiuddin Paul. This is a matter which has been taken by the Supreme Court in exercise of their jurisdiction, and we should respect their jurisdiction. I agree with you that we have our own jurisdiction, our own dignity, our own powers to look after and defend and other institutions have their own powers to defend. So, I think we should wait for appropriate time, if necessary, I would also make any further comments and if the House deems fit and feasible then we may also discuss the matter after the decision has been taken finally by the Supreme Court. Thank you.

Syed Iqbal Haider: House may at least go and satisfy them that they will not.....

(interruption)

چوہدری عبدالغفور: اس کو جی .... میں عرض کروں کہ یہ چونکہ وزارت داخلہ کا معاملہ ہے

let us inquire first and then make a statement. And we will try to find out from the Interior Ministry.

جناب چیئرمین: جی جناب خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: ان معاملات میں روایت ہماری یہ رہی ہے - جناب وزیر صاحب کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ گو منسٹر آف انٹیریر کو آپ contact کریں، معاملات کو investigate کریں لیکن لیڈر آف دی ہاؤس یا وزیر متعلقہ جو ہیں پریس سے کم از کم یہ کہیں کہ سینٹ سے بائیکاٹ کرنے کی کوئی justification نہیں ہے اور اگر ان کے ساتھ کوئی ظلم ہوا ہے تو ہم نے ہمیشہ ہر ظلم کے خلاف آواز اٹھائی ہے اور آئندہ بھی اٹھائیں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ بہرحال کوشش کریں کہ وزیر صاحب، اگر فصیح صاحب جائیں گے، محمد علی صاحب جائیں گے۔ فصیح صاحب میرا خیال ہے جا کر ان سے بات کریں گے۔

Questions And Answers

جناب چیئرمین: جی جناب سوال نمبر 44 راجہ محمد افضل خان صاحب۔

*44. **Raja Muhammad Afzal Khan:** Will the Minister for Health be pleased to state the total number of persons recruited in PIMS and F.G.S.H. Islamabad during the period of present government, indicating also their grade-wise and province-wise break-up?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: Requisite information is annexed.

Annex-I

PIMS

Total 493 persons were recruited in PIMS during the period of present government. Grade-wise and province-wise break-up of the persons employed in PIMS is as under:—

BPS	Punjab	NWFP	Sindh (R)	Sindh (U)	Balochistan	Merit	AJK	FATA	Total
20	4	—	—	—	—	—	1	1	6
19	—	1	—	—	—	—	—	—	1
18	6	—	—	—	—	1	—	—	7
17	71	8	10	2	—	—	—	2	93
16	20	—	—	—	—	—	—	—	20
15	3	—	—	1	—	—	—	—	4
14	94	1	—	1	—	—	—	—	96
12	1	3	—	1	—	—	—	—	5
11	1	2	—	—	—	—	—	—	3
10	1	—	—	—	—	1	—	—	2
9	7	6	—	—	—	2	—	1	16
8	1	—	—	—	—	—	—	—	1
7	6	2	—	—	—	1	—	—	9
6	22	1	—	—	—	4	—	—	27
5	20	8	1	1	—	—	—	3	33
4	3	—	—	—	—	—	—	—	3
3	2	—	—	—	—	—	—	—	2
2	62	9	—	—		—	2	—	73
1	67	22	—			—	3	—	92
								Total:	493

Annex-II

F.G.S.H.

Total 161 persons were recruited in F.G.S.H., during the period of present government. Grade-wise and province-wise break-up of the persons employed in F.G.S.H., is as under:—

BPS	Punjab	NWFP	Sindh (R)	Sindh (U)	Balochistan	Merit	AJK	FATA	Total
18	1	—	—	—	1	—	—	—	2
17	23	5	—	—	—	—	2	2	32
14	14	—	—	—	—	—	—	—	14
9	7	1	—	—	—	—	—	—	8
7	2	1	—	—	—	—	—	—	3
6	6	1	—	1	1	—	—	—	9
5	4	3	—	—	—	—	—	—	7
4	8	2	—	—	—	—	—	—	10
2	26	4	—	—	—	—	1	—	31
1	37	4	—	—	—	—	4	—	45
								Total	161

جناب منظور احمد خان گجگی: سپلیمنٹری جی۔

جناب چیئرمین: جی فرمائیے جناب۔

جناب منظور احمد خان گجگی: جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو اس کے دو حصے ہیں۔ ایک پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز کا اور دوسرا جو ہے وہ ہے ایف جی ایس ایچ، یہ پہلے والے ادارے میں اگر آپ دیکھیں تو لسٹ کے مطابق بلوچستان سے زیرو ہے اور سندھ رورل سے 11 ہیں اور اربن سے 6 ہیں، جناب والا! میں پوچھنا چاہوں گا کہ کیا بلوچستان سے اور سندھ سے لوگ اس ادارے میں آنے سے گریز کرتے ہیں یا دانستہ طور پر انہیں ان اداروں میں نہیں لیا جاتا۔ یہ میرا ان سے سوال

ہے ؟

جناب چیئرمین: جناب سید تسنیم نواز گردیزی صاحب۔

سید تسنیم نواز گردیزی: جناب چیئرمین! پہلی مرتبہ یہ questions آئے تھے اور اس میں، میں نے یہ گزارش کی تھی کہ یہ صرف نئی recruitments اگر questions کی طرف دیکھا جائے تو یہ اس کا یہ جواب ہے جو نئی recruitments ہوئی ہیں، یہاں فیڈرل گورنمنٹ میں ایک تو وہ ادارے ہیں جو کہ ڈائریکٹ فیڈرل گورنمنٹ کے ہیں، جس طرح سے فیڈرل گورنمنٹ سروسز ہاسپیٹل ہے، JPMC کراچی ہے - اور ان کے رولز مختلف ہیں recruitment کے، اور جو autonomous bodies ہیں، ان کے رولز مختلف ہیں۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے یہ صرف ان ریکروٹمنٹ کے ہیں جو ریکروٹمنٹس دو سال میں ہوئی ہیں، دو سالوں کے لئے یہ سوال پوچھا گیا ہے - اس میں "یقیناً جہاں تک autonomus bodies کا تعلق ہے ، اس میں کوئی ایسی quota-wise یا تو وہاں سے ..... جس بلوچستان کی بات کر رہے ہیں یا کسی اور صوبے کی بات کر رہے ہیں، وہاں سے لوگ apply نہیں کرتے ہیں جب کوئی post advertise ہوتی ہے اور وہاں سے کوئی application نہیں آتی ہے تو یقیناً کسی اور صوبے سے جس قسم کے expert یا concerned آدمی کی ضرورت ہوتی ہے وہ ہم recruit کر لیتے ہیں۔

(مداخلت)

سید تسنیم نواز گردیزی: جناب والا! مجھے پہلے اپنا جواب مکمل کرنے دیں۔ میں نے ابھی complete جواب نہیں دیا۔ ذرا صبر بھی کیا کریں! اس کے علاوہ last time میں نے یہ commit کیا تھا کہ تمام Institutions کی ریکروٹمنٹس کی جو مکمل پوزیشن ہے ، جو sanctioned posts ہیں اور quota wise وہاں پر کیا پوزیشن ہے، وہ میں یہاں پر لے آیا ہوں، وہ تفصیل سے ہے ، میں وہ یہاں پر آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ وہ میں لائبریری میں رکھوا دیتا ہوں، وہ اس کو پڑھ لیں۔ اس کے بعد اگر ان کو کوئی چیز نظر آئے کہ کوٹہ میں کوئی anomaly ہوئی ہے ، اس کا میں پھر جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔ وہ commitment میں نے پوری کر دی ہے -

جناب چیئرمین: شکریہ منظور احمد صاحب۔

Manzoor Ahmed Khan Gichki: Mr. Chairman, Sir, my question has not been answered properly.
مسئلہ یہ ہے کہ یہ کہہ رہے ہیں .... پہلے تو انہوں نے یہ کہا کہ چونکہ ان اداروں میں کوٹہ سسٹم اس طریقے سے maintain نہیں ہوتا، کیونکہ لوگ نہیں آتے، اگر نہیں آتے ہیں تو پھر دوسرے طریقے سے دیگر صوبوں سے لئے جاتے ہیں۔ یہاں پر واضح ہے کہ FGSH میں میرٹ پر ایک آدمی نہیں لایا گیا۔ یعنی اگر یہ نہیں ہے تو پراونسز کی کیا ضرورت ہے ؟

اگر provincial کوٹہ ہے تو یہ میرٹ بھی ہے ..... تو میرٹ پر تو ایک آدمی بھی نہیں آیا ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ appoint کرتے ہیں یا اس سے پہلے کی حکومتیں appoint کرتی تھیں ان لوگوں کو جن سمجھتے تھے کہ جو بہت زیادہ قریب ہیں یا کسی سفارش سے، یا کسی اور reason سے میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر نہ کوٹہ maintain ہوا ہے اور نہ میرٹ کو صحیح طریقے سے maintain کیا گیا ہے اگر میرٹ کو بھی maintain کیا جاتا تو اس وقت میرٹ میں بھی zero نہ ہوتا۔ کیا پاکستان میں میرٹ پر کوئی نہیں آتا۔ چلو بلوچستان سے کوئی آدمی نہیں آتا۔ پاکستان کے دوسرے صوبوں سے تو آتے ہیں۔ یہاں پر دوسرا جو FGHS ہے ، میرٹ پر اس میں کوئی نہیں ہے ، اس کے reasons کیا ہیں؟

جناب چیئرمین: گردیزی صاحب۔

سید تسنیم نواز گردیزی: جناب گزارش یہ ہے کہ میں پہلے سمجھا چکا ہوں ان کو، کہ فیڈرل گورنمنٹ ہسپتال جو ہیں، وہاں پر 16 سے اوپر گریڈ کی جتنی بھی پوسٹیں ہیں، وہ ہم فیڈرل پبلک سروس کمیشن کو دے دیتے ہیں۔ وہ ان کا انٹرویو لے کر، جتنی بھی سیٹیں ہوتی ہیں، ان کو province-wise quota-wise کرتے ہیں۔ وہ سیٹیں ہمیں filled کر کے دیتے ہیں interviews کے بعد، اور ہم فیڈرل گورنمنٹ ہاسپٹلز کے اندر ان کو تعینات کرتے ہیں۔ اب جہاں تک اس particular question کا تعلق ہے ، اس میں ان سیٹوں کے against یہاں پر recruitment ہوئی ہے ، جو خالی ہیں، ممکن ہے کہ میرٹ کی کوئی سیٹ خالی نہ ہو، already filled وہاں پر آدمی کام کر رہا ہو۔ تو اس کی overall پوزیشن جو ہے وہ میرے پاس موجود ہے ، ان Federal Institutions کی جو کہ میں

آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہوں اس کو وہ study کریں اگر وہاں پر ان کو کوٹہ کی کوئی problem نظر آئے تو اس پر میں سوالات کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں...

جناب منظور احمد گچکی: جناب والا.....16 and above is there

[At this stage the Chairman was vocated by the Chairman which was occupied by the presiding officer (Mir Abdul Jabbar)]

جناب منظور احمد گچکی: جناب والا! میرا جو question ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ ,16 and above اب سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ 16 and above جو ہے وہ provinces سے آتے ہیں پبلک سروس کمیشن کی طرف سے، تو آپ 16 کو دیکھئیے، 17 کو دیکھئے اور 18 کو ، اس میں سندھ سے تو 17 کے ہیں، لیکن 18 ، 19 اور 20 ، اس میں نہ سندھ رورل ہے اور نہ NWFP ہے، اور نہ سندھ اربن ہے اور نہ ہی بلوچستان ہے - سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس طریقے سے recruitment ہوتی ہے ، پبلک سروس کمیشن کے through یا provinces سے، کیا provinces نے اپنے لوگوں کو بھیجا نہیں، انہوں نے انکار کیا تو کیا ان کے پاس اس قسم کے کوئی documents ہیں کہ provinces نے refuse کیا ہو؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میری بات سنئے پہلے، میں سارے ہاؤس سے گزارش کروں گا کہ فیصلہ یہ ہوا تھا کہ ہر سوال پر صرف تین supplementaries آئیں گے۔

سید تسنیم نواز گردیزی: نہیں جی، کرنے دیں، بیشک دس سوال کر لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میری بات تو سنیں۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: The supplementary question was put by Gichki Sahib, and that supplementary was answered by Minister Sahib.

Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Sir, that was not clear that is why I repeated my supplementary.

Mr. Presiding Officer: Let him (Minister Sahib) explain now!

سید تسنیم نواز گردیزی: میری معزز سینیٹرز حضرات سے گزارش ہے کہ وہ سمجھنے کی کوشش بھی کریں۔ جہاں تک تعلق ہے فیڈرل پبلک سروس کمیشن سے جو پوسٹیں ہمارے پاس آنے کا تعلق ہے ، یہ پہلے تو requisition ہوتی ہیں جو ہمارے پاس recent posts ہوتی ہیں۔ اس پر انٹرویو ہوتے ہیں اور اس کے بعد ہمیں وہ apointment کے لئے بھیج دیتے ہیں۔ اب پوزیشن یہ ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ ہاسپٹلز کے اندر ان کی آپس میں transfers بھی ہوتی رہتی ہیں، for instance فیڈرل گورنمنٹ ہاسپٹلز ہے جہاں سے JPMC میں چلے جاتے ہیں، JPMC کے یہاں چلے آتے ہیں۔ تو اسی لئے overall پوزیشن کو سمجھنے کے لئے جتنی اس وقت پوسٹیں ان institutions کے اندر ہیں، اور جتنی ان میں recruitments ہوئی ہیں، اگر ان کو وہ صحیح طریقے سے دیکھ لیں تو وہاں ان کو اپنے کوٹہ کی صحیح پوزیشن سمجھ آ جائے گی۔ اگر وہاں پر ان کو کوئی کمی بیشی نظر آتی ہے ، تو وہ اس کے متعلق علیحدہ سوال کر سکتے ہیں۔ یہ particular ان seats کا ہے جو نئی posts آئی ہیں، اس لئے ان کو یہاں پر سمجھ نہیں آئے گی۔ وہ ریکارڈ یہاں پر لے کر آیا ہوں۔ last timeمیں نے یہ promise کیا تھا وہ لے کر میں یہاں آیا ہوں۔ اس کو میں لائبریری میں رکھ رہا ہوں، اس کو اچھی طرح پڑھ لیں یہ تمام institutions کا ہے ۔ اس میں اگر آپ کو کوئی ایسی anomaly نظر آتی ہے ، تو پھر اسے بیان کیا جائے۔

Mr. Presiding Officer: Turn by turn, please. Syed Abdullah Shah Sahib.

Syed Abdullah Shah: Sir, my question is - will the

honourable Minister state that the posts of grade 16 and above were advertised and if, yes, can he give the dates of the newspapers in which these posts were advertised?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: Will you please repeat this question?

Syed Abdullah Shah: Sir, the Minister should be more attentive, I request him.

سید تسنیم نواز گردیزی: میرے ساتھ میرے ایک ساتھی بات کر رہے تھے۔ ناراض نہ ہوں، repeat کر دیں۔

Syed Abdullah Shah: Sir, that is not my fault. Kindly attend to my question.

Mr. Presiding Officer: You repeat it, please.

Syed Abdullah Shah: Sir, my question is - will the Minister be pleased to state whether the posts of Grade 16 and above were advertised and if, yes, the dates on which they were advertised in the various newspapers?

سید تسنیم نواز گردیزی: جناب والا! جتنے بھی فیڈرل گورنمنٹ کے ہاسپیٹلز ہیں ان کی JPMC کی جتنی پوسٹیں ہم نے requisition کے لئے دی ہیں فیڈرل پبلک سروس کمیشن کو، اس کا ریکارڈ ہمارے پاس موجود ہے - وہ بھی ہم ان کے سامنے پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب! ہم یہی پوچھ رہے ہیں کہ PIMS میں 493 پوسٹیں ہیں، اور 493 پوسٹوں میں، جیسے کہ انہوں نے پوچھا ہے ، کہ آپ یہ بتائیں کہ کیا ان کے بارے میں آپ نے یا کمیشن نے advertisement کی ہے ، یہ بتائیں دوسری بات یہ ہے کہ رولز میں سروسز پر ban تھا، تو کیا آپ بتا سکتے کہ ban ان کے سلسلے میں کس وقت ختم ہوئی؟ 1992 کی بات ہے - 1992ء میں ban کب ختم ہوئی ہے جس کے دوران آپ نے یہ recruitment کی ہے - اس کے ساتھ ساتھ میں مجموعی طور پر عرض کروں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر:بین قائم تھی کیسے آپ نے بھرتی کیا؟ مقصد یہ ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: بین کب لفٹ ہوئی تھی؟ کب اٹھائی گئی تھی؟ اور کہاں آپ نے پریس میں دیا تھا؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ سوال نمبر 45 -

راجہ محمد افضل خان: جناب والا! میرا کوئسچن تھا مجھے تو موقع دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: دیکھیں 6 سوال ہو چکے ہیں۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: No more question. The Minister has very categorically explained and he has given you all the information.

راجہ محمد افضل خان: جناب والا! میرا یہ سوال ہے - مجھے تو اجازت دے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: چلیں راجہ صاحب پوچھ لیں۔

راجہ محمد افضل خان: جناب والا! گزارش یہ ہے کہ یہ سوال میں نے ہی دیا PIMS میں جتنی ریکروٹمنٹ ہوئی ہے ، میں وزیر صاحب کا بہت ہی احترام کرتا ہوں، گزارش یہ ہے اس میں جو factual position ہے اس میں بہت ساری ایسی پوسٹیں ہیں جن کے متعلق کوئی ایڈوٹائزمنٹ کہیں بھی نہیں ہوئی ہے دوسری گزارش یہ کرنی ہے کہ وہاں ایک سلسلہ چلا ہوا ہے کہ وہ ایڈہاک اپوائنٹمنٹ کرتے ہیں، لوگ abroad چلے جاتے ہیں۔ وزیر صاحب سے یہ گزارش کر رہا ہوں اس کو تھوڑا سا clarify کر لیں۔ بندہ چھٹی چلا گیا، ڈاکٹر بیرون ملک چلے جاتے ہیں پھر وہ واپس نہیں آتے ......

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ آپ سٹیٹمنٹ دے رہے ہیں یا کوئسچن کر رہے ہیں۔

راجہ محمد افضل خان: میں کوئسچن ہی کرنا چاہوں گا لیکن اس کی بیک گراؤنڈ بتاؤں چونکہ کوئسچن میں نے دیا ہے جتنا paraphe rnalia سٹاف ہے وہ بھی اس طرح سے ہے وہاں پر against leave vacancy جن میں سے آدھے سے زیادہ بھرتی کر لئے ہیں اور اس کے بعد ان کو ریگولرائز کرتے جاتے ہیں۔ میرا جو سوال تھا ابھی تک جتنے سپلیمنٹری ہوئے ہیں شاید وزیر صاحب نے نہیں دیا میری ان سے گزارش ہے اس پر نمبر 1 آیا بین کے دوران کتنی ریکروٹمنٹ ہوئی ہے ۔ نمبر 2 ایڈھاک ازم پر کتنے لوگوں کو بھرتی کیا گیا، کب کیا گیا اور کس کس گریڈ میں کیا گیا ہے ، آیا اس کے لئے کوئی ایڈورٹائزمنٹ ہوئی ہے یا نہیں ہوئی ہے ۔ اس کے لئے وزیر صاحب کی طرف سے ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا۔ اگر نہیں ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ کل کے لئے pend کر لیں تاکہ یہ پورے ریکارڈ کے ساتھ ھاؤس کو بتا دیں۔ یہ اب ھاؤس کی پراپرٹی ہے اور آپ ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں تو گزارش ہوگی کہ اس کو pend کر لیں اس کا ابھی تک کوئی معقول جواب نہیں آیا۔

سید تسنیم نواز گردیزی: جناب والا! انہوں نے دو سوال یہاں اٹھائے ہیں ایک تو یہ ہے ایڈھاک ازم کا، پی آئی ایم ایس کی بات کر رہا ہوں، وہاں پر اس وقت یہ پوزیشن ہے کہ mostly against leave vacancies یہاں پر اپوائنٹمنٹ ہوئی ہیں کیونکہ ڈاکٹر بعض اوقات اپنی پوسٹ گریجوایشن کے لئے ایک سال کے لئے یا دو سال کے لئے چھٹی پر جاتے ہیں تو against leave vacancy وہاں پر پوسٹ کرنا لازمی ہو جاتا ہے کیونکہ یہ ایسی پوسٹیں ہیں کہ ان کو خالی نہیں رکھا جا سکتا لہذا جہاں تک leave vacancies کا

تعلق ہے ، وہ بات صحیح ہے - دوسری بات انہوں نے ریگولرائزیشن کی ہے - Against leave vacancies کو ریگولر اس وقت کرتے ہیں جب کوئی خالی پوسٹ آ جائے- اس وقت تک کوئی ایسی خالی پوسٹ نہیں آئی جس کے against ہم نے leave vacancy کو ریگولرائز کیا ہو- تیسری بات انہوں نے ban کی ہے وہ میں پہلے بھی ان کو یقین دلا چکا ہوں ban کے دوران کوئی ریکروٹمنٹ نہیں ہوئی جو گورنمنٹ کی پالیسی تھی، جو ڈیٹ انہوں نے ban کی دی تھی جس دوران بین کھلا ہے اسی دوران ریکروٹمنٹ ہوئی ہے - اس کے علاوہ ریکروٹمنٹ نہیں ہوئی- کوئی اور سوال پوچھا ہو تو...

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں جی no more questions اگلا سوال 45 راجہ محمد افضل خان-

*45 **Raja Muhammad Afzal Khan:** Will the Minister for Health be pleased to state the total number of persons recruited in Sheikh Zaid Hospital during the period of present regime, with grade-wise and year-wise break-up?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: Requisite information is annexed.

Annex-I

TOTAL 275 PERSONS WERE RECRUITED IN THE SHAIKH ZAYED POSTGRADUATE MEDICAL INSTITUTE, LAHORE DURING THE PERIOD OF PRESENT REGIME YEAR-WISE

S. No.	BPS	November to December. 1990	1991	1992	1993	Total
1.	1	6	---	69		75
2.	2		—	4		4
3.	3	—	—	2		2
4.	4		—	4		4
5.	5	4	—	15		19
6.	6	--	—	30		30
7.	7		—	7		7
8.	8		—	-		
9.	9	--	—	1		1
10.	10	---	—	1		1
11.	11	—	—	2		2
12.	12	---	1	3		4
13.	13	—	—	--		
14.	14	—	—	54		54
15.	15	-	-	-		

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سپلیمنٹری۔

ڈاکٹر محمد ریحان: میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کے چار پانچ ادارے ہیں۔ شیخ زید ہسپتال، اسلام آباد میں فیڈرل گورنمنٹ ہسپتال، اس کے ساتھ PIMS کراچی میں جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سنٹر, Basic Sciences Institutre, National Institute of Cardiovasoular Diseases جناب بنیادی پے گریڈ ایک سے چار تک کوئی میرٹ نہیں ہوتا اس کے لئے کہتے ہیں کہ کوئی میرٹ نہیں ہے ، یہ ویسے ہی بھرتی کر لیتے ہیں تو ایسے نہیں ہو سکتا کہ ان کو ایسے ہی چھوڑ دیا جائے۔ کراچی صوبہ سندھ کے ساتھ اور بلوچستان سے نزدیک ہے ، وہاں ان کو رکھا جائے، ایسے ایڈجسمنٹ کی جائے۔ شیخ زید ہسپتال تقریباً سارے پنجاب کو اور پھر یہاں اسلام آباد میں فرنٹیئر کے لئے کراچی سے جو forego کریں گے ان کو یہاں پر اکاموڈیٹ کیا جائے۔ اس طرح سے ہو اور پھر جو پنجاب کا بنتا ....

Mr. Presiding Officer: Doctor Sahib, It is a question or a suggestion by you? It is a suggestion by you, I think.

Dr. Muhammad Rehan: This is a question, Sir.
میں یہ پوچھتا ہوں کیا وہ اس سوال پر غور کریں گے۔ اگر ایسے کیا گیا تو میرے خیال میں یہ ناانصافیاں جو ہوتی ہیں ان کا بڑی حد تک ازالہ ہو جائے گا۔

سید تسنیم نواز گردیزی: جناب والا! یہ ممکن نہیں ہے اس لئے کہ جتنے بھی وفاقی ادارے ہیں۔ پنجاب کے اندر فرنٹیئر کے لوگ بھی رہتے ہیں، دوسرے صوبے کے لوگ بھی رہتے ہیں۔ اسی طرح سندھ کراچی میں بھی دوسرے صوبوں لوگ رہتے ہیں۔ اگر کراچی میں جو ہمارے ادارے ہیں ان میں دیکھیں تو وہاں پر زیادہ تر سندھ کے کلاس 1 تا 4 کے لوگ ہوں گے، ہمارے پنجاب کے بہت ہی کم ہوں گے۔ اسی لاہور کے اندر جو شیخ زید ہسپتال ہے اس میں 1 تا 4 بلکہ 1 تا 9 میں زیادہ تر لوگ پنجاب کے ہوں گے کیونکہ یہ نزدیک ترین ہے اور ان گریڈوں کے لوگ دور دراز علاقوں سے نہیں آتے لیکن اس طریقہ

کار کو ہم کسی کے لئے بند نہیں کر سکتے۔ اگر فرض کریں بلوچستان یا فرنٹیر کا کوئی آدمی آکر لاہور میں نوکری کرنا چاہتا ہے ، اس کی فیملی وہاں پر settle ہے تو کم از کم فیڈرل گورنمنٹ اس کے لئے دروازے بند نہیں کر سکتی۔ یہ اوپن ہے - ظاہر ہے ان کو جو سہولت ہوتی ہے اسی طرح ان کو اپوائنٹمنٹ دی جاتی ہے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب گھکی صاحب۔

جناب منظور احمد گھکی : جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ شیخ زید پوسٹ گریجویٹ انسٹیوٹ میں 275 لوگ بھرتی کئے گئے۔ کیا یہ ایڈہاک بنیاد پر بھرتی کئے گئے ہیں اور اگر ایڈہاک بنیاد پر نہیں ہیں تو 1991,92,93 میں ریکروٹمنٹ پر ban تھا۔ اگر ban تھا تو یہ ایڈہاک پر ہوا تو اس کا مجھے بتا دیں اگر ایڈہاک پر نہیں ہے تو جب ریکروٹمنٹ پر ban تھا تو انہیں نے کس طریقے سے یہاں بھرتی کی۔

سید تسنیم نواز گردیزی: یہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ ban کے دوران بھرتی کہیں بھی نہیں ہوئی اور خاص طور پر جو اٹانومس باڈیز ہیں ان میں contract basis کے اوپر، اس کے بعد ہماری اپنی منسٹری کی ریکروٹمنٹ کمیٹی بنی ہوئی ہے جو وہاں پر پروموشن اور ریکروٹمنٹ کا فیصلہ کرتے ہیں اس میں کافی پوسٹیں جو اٹانومس باڈیز کے تحت ہیں ان میں ضروری نہیں ہے کہ ہم اس کو ایڈورٹائز کریں۔ پھر یہ ایسی پوسٹیں ہوتی ہیں جن کے لئے ان کا تجربہ اور کوالیفیکیشن دیکھ کر ان کو وہاں پر لگا دیا جاتا ہے -

جناب منظور احمد خان گھکی: جناب والا! اس پر میرا ایک سپلیمنٹری ہے وہ یہ ہے کہ 275 میں سے ان سالوں میں بلوچستان سے کتنے لئے گئے ہیں۔ کیونکہ یہاں پر لسٹ موجود نہیں ہے -

سید تسنیم نواز گردیزی: وہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ابھی میں ہاؤس کو ساری فہرست دے رہا ہوں یہ بہت بڑی لسٹ ہے .....

(مداخلت)

سید تسنیم نواز گردیزی: میری بات سنیں ناں، یہ بہت بڑی فہرست ہے، اسی طرح پہلے آپ پھر سرحد، پنجاب سندھ والے پوچھیں گے، تو یہ چار فائلیں ہیں۔ میں اس وقت نہیں پڑھ سکتا۔ یہ میں ہاؤس کو دے رہا ہوں، آپ ان کو سٹڈی کر لیں۔ کہیں آپ کو انامَلی نظر آتی ہے یا کہیں اور بات نظر آتی ہے تو آپ دوبارہ سوال کر کے مجھ سے پوچھ سکتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: صحیح ہے اگلا سوال نمبر 169 -

*49 Syed Ishtiaq Azhar: Will the Minister for Science and Technology be pleased to state whether it is a fact that Pakistan is spending about seventy five million rupees on an expedition to the Antarctic, if so, the reasons thereof despite a critical economic crisis in the country.

Mr. Illahi Bakhsh Soomro: Yes, it is a fact that Pakistan has sent Second Expedition to Antarctic at a total cost of about Rs. 75 million on 27th December 1992. Antarctic is the fifth largest snow and ice covered continent, covering an area of 14,000,000 sq. km. (One and a half times the size of United States) is believed to have huge living and non-living resources, such as oil, gas, minerals and krills. The Antarctic continent is thus of considerable scientific and geo-political interest to mankind. The First Expedition to Antarctic was launched in December 1990 with a view to join the Community of Nations which are carrying out research in Antarctic. During this expedition, a number of experiments were carried out and an automatic observatory station named "Jinnah Research Station" was established. Launching of Second Expedition was necessary to follow up and consolidate upon the experimental work of First Expedition. Furthermore, the Second Expedition if not launched in time, will make the recovery and maintenance of Jinnah Research Station very diffcult,

due to accumulation of ice and limited life of batteries. The Second Expedition was launched to demonstrate our continued interest in polar research, which is necessary for joining the consultation Party Membership of Antarctic Treaty System. Only Members of the Consultative Party have the right to vote on policy matters. Furthermore, Pakistan will become Member of Scientific Committee of Antarctic Research (SCAR) (already Pakistan has been accepted as Associate Member of SCAR). By joining these organizations, the scientific and political status of the country will enhance considerably.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سپلیمنٹری سوال-

سید اشتیاق اظہر: کوئی نہیں-

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اگلا سوال نمبر 165 -

*165. Syed Muhammad Fazal Agha : Will the Minister for Production be pleased to state the number of persons employed in grade 16 and below in the Ministry of Production, its subordinate offices attached departments and Corporations, since January, 1992 with province-wise break-up?

Engr. Islam Nabi: The total number employed since January, 1992 in various Corporations is 46. Province-wise break-up of the persons employed is at Annex-I.

Annexure-I

STATEMENT SHOWING PROVINCE-WISE BREAK UP OF PERSONS EMPLOYED IN CORPORATIONS SINCE JANUARY, 1992

Name of Corporation	Province	BASIC PAY SCALE																Total
		1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	
Pak Steel	Sind (Urban)																1	
State Engineering Corporation	Punjab	8	3										2					13
	Sindh	12									2						1	15
	NWFP	11				1												12
	Balochistan	4																4
	AJK	1																1
																		46

سید فصیح اقبال: سپلیمنٹری جناب، میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو 46 آدمی رکھے گئے ہیں کیا ان کے اشتہارات وغیرہ متعلقہ کارپوریشنوں نے دیئے تھے جو ریکروٹمنٹ رولز کے تحت ضروری تھے۔

انجینئر اسلام نبی: میں اس کی ذرا وضاحت کرنا چاہوں گا کہ یہ جن 46 آدمیوں کا ذکر ہو رہا ہے ٹیکنکلی اگر دیکھا جائے تو صرف اس میں ایک ہی آدمی کا تقرر ہوا تھا اور باقی 45 آدمی ہمارے ہاں مختلف اداروں میں ریگولرائز کئے گئے تھے۔ اگر معزز ممبر اس کی تفصیلات چاہتے ہیں تو میں وہ بھی دے سکتا ہوں۔

جناب منظور احمد گچکی: ضمنی جناب والا! بلوچستان سے جو 4 آدمی لئے گئے ہیں ان کا سکیل یا گریڈ کیا ہے؟

انجینئر اسلام نبی: گریڈ I ہے جی۔

جناب منظور احمد خان گچکی: جناب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ گریڈ I میں ہی بلوچستان کے لئے جگہ ہے یا کیا ہے؟ باقی سوال یہ ہے کہ کیا گریڈ I کے لئے تو

بلوچستان سے لوگ آ سکتے؟ تو کیا باقی جو بڑے گریڈ ہیں ان میں بلوچستان سے نہیں آسکتے یا آپ خود ہی نہیں لیتے؟

انجینئیر اسلام نبی: جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا کہ اس میں ریکروٹمنٹ کا ایک ہی تھا، باقی ریگولرائیزیشن کے تھے لیکن میں سمجھ رہا ہوں کہ اس وقت یہ تفصیلات دینے سے شاید یہ مسئلہ واضح ہو جائیگا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مطلب یہ ہے کہ باقی جتنی پوسٹیں تھیں وہ آپ نے ریگولرائیز کی ہیں؟

انجنیئر اسلام نبی: وہ ریگولرائیز کی ہیں اور وہاں کی سی بی اے کی ڈیمانڈ کی وجہ سے تھی اور باقی متعلقہ اداروں کے افسران کی سفارش پر کی گئیں۔ یہ کوئی فریش تقرریاں نہیں تھیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اگلا سوال -166

*166. Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Planning and Development be pleased to state the number of persons employed in B-16 and below in the Ministry of Planning and Development, its subordinate offices, attached departments and Corporations, since January, 1992, with province-wise break-up?

Mr. Hamid Nasir Chattha: The number of persons employed in B-16 and below since January, 1992, is 543. Department-wise and province-wise break-up given below:-

S. No.	Division/Department	BPS	Punjab	Sindh	NWFP	Balochistan	Azad Kashmir	NA/FATA	Recruited on local basis	Total
1.	Planning Division	1—16	03	01	01	—	—	01	06	12
2.	F.I.G.D.P.	1—16	—	—	—	01	—	—	—	01

3. P.I.D.E.	1—16	—	—	01	—	—	—	—	01
4. N.L.C.	1—16	338	43	114	12	18	04	—	529
Total:		341	44	116	13	18	05	6	543

FIGDP = Federal Inspectorate General Development Projects in Balochistan Quetta.
PIDE = Pakistan Institute of Development Economics.
NLC = National Logistic Cell.

Note.—No recruitment was made in other Department/offices of the Planning & Development Division.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ضمنی سوال۔

سید فصیح اقبال: جی جناب وزیر صاحب سے میں پوچھنا چاہوں گا کہ این ایل سی اور پلاننگ کمیشن کے تحت جو محکمے ہیں ان میں ہمارے صوبے کی نمائندگی نہیں ہے اور مجھے پتہ چلا ہے کہ این ایل سی میں خاص ایک ادارے کے لوگ شامل ہوتے ہیں اگر یہ پرائیویٹ ادارہ ہے یا خودمختار یا کارپوریشن ہے یا ملٹری کا ادارہ ہے ؟

جناب پرایذائیڈنگ آفیسر: یعنی آپ کا مطلب ہے کہ این ایل سی کیسا ادارہ ہے -

سید فصیح اقبال: جی ہاں۔

Mr. Hamid Nasir Chattha: Mr. Chairman, the NLC is a purely commercial organization and we are running it on commercial lines. So, we do not interfere in their day to day running for the simple reason, for instance, we have imported 200 trucks and if we go through the lengthy procedure of employing drivers then the trucks will be standing useless and the organization will not be able to make money which is what the basic purpose of this organization. The Government is not subsidizing the NLC and is not prepare to do so. So, we are running it purely on commercial lines. On the other hand, the NLC is also a major contractor. We have given the NLC the same powers which a normal contractor in the private sector would have. We do not tell them, for instance, if there is a contract in Punjab, we

do not tell them that they must have people hired from Sindh, Balochistan or Frontier. They can get people from wherever they want to and exercise their contract....

Mr. Presiding Officer: But the question lies there whether NLC is a private, in private sector......

(interruption)

Syed Faseih Iqbal: May I like to know as to how do you say that this is a private corporation when it is under Planning Division. The budget is prepared in the Planning Division and the head of the you know, corporation is appointed by the Federal Government.

Mr. Hamid Nasir Chattha: Mr. Chairman, I did not say that it was a private company. All I said was that it is being run as though it was a private company.

(interruption)

Mr. Presiding Officer: One by one - Dr. Sahib, please.

ڈاکٹر محمد ریحان: میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ percentage بتائیں کہ اس ادارے میں gentelmen in the uniform کتنے فیصد ہیں اور جو سفید کپڑوں میں ان کی کیا تعداد فیصد ہے ؟

Mr. Hamid Nasir Chattha: This is a separate question. If the honourable member would like to ask and give me fresh notice I will answer this.

ڈاکٹر محمد ریحان: اسی کے ضمن میں۔ یہ عجیب بات ہے کہ پروفیشنل سولجر کو جو کہ ایک خاص مقصد کے لئے یا دفاع کے لئے ہوتے ہیں کیا ان کو کمرشل اداروں میں لگانا اچھی بات ہے جی؟

Mr. Hamid Nasir Chattha: Sir, that calls for an explanation of our opinion which is not permissible under the rules.

Mr. Presiding Officer: It is fourth supplementary and it is last supplementary.

جناب منظور احمد گچکی: جناب میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ این ایل سی میں سویلین میرے خیال میں کم لئے جاتے ہیں اور باقی اداروں سے زیادہ لئے جاتے ہیں۔ تو کیا وزیر صاحب مجھے بتائیں گے کہ 12 آدمی جو این ایل سی میں بلوچستان سے ہیں ان کے ڈومیسائل کیا verify کرائے ہیں کیونکہ ان اداروں میں بلوچستان سے بہت کم لوگ ہیں تو مجھے شک ہے کہ یہ 12 آدمی بلوچستان سے نہیں ہیں تو کیا یہ مجھے یقین دہانی کرائیں گے کہ ان 12 آدمیوں کی verification کرے کہ whether they have the domicile of Balochistan or not? کیا کریں گے اس کو؟

Mr. Hamid Nasir Chattha: Sir, I think, I can assure the House that these people do belong to Balochistan, but on the request of the honourable Senator I will verify it again.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں ایک چھوٹی سی آپ سے گزارش کروں کہ ہم سب صاحبان کے مشورے سے اس ہاؤس میں یہ طے ہوا تھا کہ ایک سوال پر تین ضمنی کئے جائیں گے، اس سے زیادہ نہیں کئے جائیں گے۔ کیونکہ بڑے اہم سوال رہ جاتے ہیں جو کہ بحث طلب ہوتے ہیں اور ضروری ہوتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ معزز اراکین اس طرف توجہ دیں گے اور اپنے آپ کو تین سوالوں تک رکھیں گے۔ اگر آپ نے کسی چیز پر بحث کرنی ہے اس کے لئے آپ رولز کے تحت فریش نوٹس دے کر آدھ گھنٹہ کے لئے کچھ کر سکتے ہیں۔ رولز میں اجازت ہے، تو
Yoy must please confine yourself to three supplementaries.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مجھے بات مکمل کرنے دیں جی۔ اگر آپ نے مزید کچھ کرنا ہے تو رول 58 ملاحظہ کریں۔

(مداخلت)

Mr. Hamid Nasir Chattha: Mr. Chairman, the NLC came into existence in 1979 because your ports were clogged and the private sector was not able to clear those ports. So, on an emergency basis the NLC came into existence. Most of the officers then and even today are from the Armed Forces. Very few people have been directly employed by the NLC and there quota system is not yet being observed, I'am making it very clear. Because this came into existence on an emergency basis on a law which was passed by some Martial Law Regulations and this NLC came into existence. Today, we are in the process of formulating a law which will come to this very House for its passage where we will lookafter all these discrepencies which were left at that time because of the urgency of the matter. All these issues will be sorted out at that time but today the position is that even the Establishment Division has recognized that the NLC is a commercial organization and therefore normal government recruitment rules do not apply to it. I thank you, Sir.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. Yes Mandokhel Sahib.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: پوائنٹ آف آرڈر جناب یہ سروسز، ریکروٹمنٹ اور پروموشنز کا مسئلہ مسلسل آ رہا ہے اور اس میں ایک چیز واضح ہے کہ ہمارے لوگوں کو بالکل کسی صورت میں سروس میں ..... ایڈورٹائیز بھی نہیں ہوتا ہے ban، بھی نہیں ہٹایا جاتا اور پھر ریکروٹمنٹ بھی ہو رہا ہے اس لئے میں رول 58 کے تحت یہ درخواست

کرتا ہوں کہ اس مسئلے پر بحث کے لئے ٹائم مقرر کیا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ نوٹس 58 کے تحت دے دیں۔ اس کے لئے ٹائم رکھیں گے بعد میں ......

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بھئی question Hour ہے یہ اس میں تو آپ مہربانی کر کے اپنے آپ میں رہیئے۔

جناب منظور احمد خان گچکی: جناب والا یہ ......

جناب پرائیذائیڈنگ آفیسر: پلیز میں آپ کو فلور دیتا ہوں آپ ایک منٹ ٹھہریئے۔

جناب منظور احمد خان گچکی: شکریہ جی -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد خان گچکی: میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ....

Mr. Presiding Officer: Ypu are on point of order please.

جناب منظور احمد گچکی: جی ہاں

Mr. Presiding Officer: But you mind it. It is question Hour.

Mr. Manzoor Ahmed Gichki: No Sir, of course not a

question.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی۔ جی پوائنٹ آف آرڈر۔

In Question Hour Point of Order is not raised.

جناب منظور احمد خان گچکی: یہ 1979ء میں .....

Mr. Abdul Rehman Jamali: Point of Order is not raised in Question Hour. If there is any point of order, then?

Mr. Presiding Officer: Let him speak, you see, let him speak.

جناب منظور احمد گچکی: یہ تو پھر سپلیمنٹری raise ہو جاتا ہے - کیونکہ وزیر موصوف نے جو clarification دی۔ اس میں یہ ہے کہ 1979ء سے لے کر 1993ء تک 14 سال ہو گئے تو اب تک وہی ایمرجنسی چل رہا ہے -

جناب پذائیڈنگ آفیسر: دیکھئے فزیشن نوٹس آ رہا ہے - آدھا گھنٹہ آپ بات کر سکتے ہیں، 58 کے تحت لہذا آپ تشریف رکھیئے۔ وہ فزیشن نوٹس دے دیا ہے مندوخیل صاحب نے اس پر آپ آدھا گھنٹہ بعد میں جب بھی بات کرنی ہو تو کر لینا۔ میں دوبارہ گزارش کروں گا کہ

Kindly restrict yourself to three supplementries, because

پھر آپ ہی کہیں گے کہ ہمارے سوال رہ گئے ہیں

Now next question is 168 Raja Muhammad Afzal Khan.

(مداخلت)

سید عبداللہ شاہ: جناب سوال نمبر 167 رہتا ہے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: sorry 167 سید محمد فضل آغا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: پوائنٹ آف آرڈر جناب عالی! پہلے اس پر اپنا فیصلہ دے دیں ......

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہ لے لیا۔ جی وہ کر لیا جی۔ سوال نمبر 167 -

*167. **Syed Muhammad Fazal Agha:** Will the Minister for Science and Technology be pleased to state the number of persons employed in grade 16 and below in the Ministry of Science and Technology, its subordinate offices, attached departments and statutory Corporations, since January, 1992, with province-wise break-up?

Mr. Illahi Bukhsh Soomro: The information asked for is being collected from the autonomous organizations under the administrative control of Ministry of Science and Technology which are scattered throughout the country and will be placed on the table of the House immediately after it is received from all concerned.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ضمنی سوال؟

Syed Abdullah Shah: Will the honourable Minister give us a time frame when he will be able to provide the information to the House.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سومرو صاحب۔

Mr. Illahi Bukhsh Soomro: Sir, this question was received

only two days ago and I have already circulated the question to seek the information and I would certainly Sir, require about 7 to 10 days to get this information. Thank you Sir.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: خیر ہے reply- آجائے گا- ٹھیک ہے جی- سوال نمبر 168 جی راجہ صاحب-

*168. **Raja Muhammad Afzal Khan:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state whether it is a fact that an amount of Rupees one crore have been allocated to Pakistan Mission in India for the renovation office/residence of the High Commissioner?

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: Yes. However, the amount of Rupees one crore released to our Mission in India is not meant only for renovation of the Office and Residence of the High Commissioner. This allocation will also cover repairs and refurnishing of the Chancery Complex, 150 staff quarters, purchase of equipment, construction of servant quarters etc.

The High Commissioner's Residence in New Delhi is a historic building donated by the former Prime Minister of Pakistan, Shaheed-i-Millat Liquat Ali Khan. The up-keep of the building has been neglected for quite some time because of lack of funds. By allocating requisite funds, the Government's aim is to restore its structure and to preserve its historical character.

Mr. Presiding Officer: Any supplementary please.

راجہ محمد افضل خان: اس پر میرا سپلمنٹری یہ ہے کہ جو جواب دیا گیا ہے اس میں یہ ایڈمیٹ کیا گیا کہ یہ جو پیسہ ہے یہ صرف residence کے لئے نہیں ہے -

بلکہ چانسری کمپلیکس اور 150 سٹاف کوارٹرز جو ہیں۔ اور purchase of equipment کے لئے جناب سپلیمنٹری اس پر یہ ہے کہ آیا منسٹری اس کا کوئی break-up دے گی کہ اس میں یہ چھوٹے ملازموں کے لئے جو 150 سٹاف کوارٹرز ہیں، ان پر کتنا خرچ کرے گی۔ purchase of equipment پر کتنا خرچ کرے گی اور چانسری پر کتنا خرچ ہوگا اور renovation پر کتنا خرچ ہوگا اور یہ جناب ان کے سفیر صاحب کے residence پر کتنا خرچ ہوگا۔ اس کے لئے کوئی break-up دے پائیں گے۔ دوسرا میرا اس پر سپلمنٹری ....

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: پہلے اس کا جواب تو لے لیں جی۔ کون جواب دیں گے جی، کانجو صاحب کی جگہ۔ پہلا سوال پھر دوسرا کرنا جی بعد میں یہ۔

راجہ محمد افضل خان: میرا اس کے ساتھ ہی تھا جی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ نے کہا دوسرا سوال ہے ۔

راجہ محمد افضل خان: نہیں جناب۔ اس کے دو جزوں کا میں نے ......

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: چلئے فرمائیے۔

راجہ محمد افضل خان: لیکن انہوں نے جواب اس کا اجزاء میں دیا۔ اس لئے میں ...

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، جی، ارشاد فرمائیں۔

راجہ محمد افضل خان: یہ جو ان کی prviso-b ہے اس میں اس کا انہوں نے کہا ہے جی کہ ہم اتنا amount وہاں دے رہے ہیں کہ یہ residence جو ہے بڑی historic بلڈنگ ہے - donated by the former Prime Minister of Pakistan shaheed-e-Miliat Liaguat Ali Khan تو جناب والا! ان یہ اپنی جگہ پر اس کی افادیت ٹھیک ہے لیکن اس سے ہٹ کے ابھی امریکہ میں جو ہماری چانسری ہے یا بلڈنگ

ہے ، وہ بھی ایک بڑی مقتدر شخصیت نے خرید کے پاکستان کے حوالے کی تھی جو وہاں پر Ambassador تھے۔ بعد میں حکومت نے اس کی payment کی تو آیا اگر اسی چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ تاریخی عمارت ہے تو پھر امریکن ایمبیسی یہاں پر ہماری ہے ، وہ بھی بڑی تاریخی عمارت ہے ، اس کے لئے کتنا خرچ کر رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جناب ہوتی صاحب۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا! اس میں major renovation 84-85 میں ہوا تھا۔ کوئی 37 سال کے بعد جب سے donate ہوا ہے یہ گھر ابھی یہ جو فگر دیا گیا ہے یہ چانسری کمپلیکس کے لئے ہے - جس میں جیسے جواب میں لکھا گیا ہے کہ 150 سٹاف کواٹرز ہیں اور کچھ سرونٹ کوارٹرز تعمیر ہونے ہیں۔ اور اس کے لئے پی ڈبلیو ڈی فنانس اور فارن آفس کے نمائندوں کی ایک ٹیم گئی تھی جنھوں نے اس کی engineering cost لگائی ہے - اور اس کا break-up موجود ہے - خاصا لمبا ہے - اگر کہتے ہیں تو میں پڑھنا شروع کر دیتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں بعد میں آجائیں گے آپ کے چیمبر میں۔ آپ سے پوچھ لیں گے، میں سمجھتا ہوں۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی:اور ویسے ابھی inprinciple دو کروڑ روپے اس کے لئے ایلوکیٹ کئے ہیں جس میں سے ایک کروڑ روپے realease ہو چکے ہیں۔ ابھی جو renovation ہو رہی ہے furnishing کے لئے complete چانسری کمپلیکس کے لئے صرف residence اور آفس نہیں ہے -

(مداخلت)

جناب محمد اعظم خان ہوتی: سر وہ جو cost کی گئی ہے - وہ Item-wise لی گئی ہے - وہ مختلف، مطلب سیمنٹ اور brick wall سے لے کر carpetting اور plastering اور جتنا white-washing اس کے مختلف اس کا لیا گیا ہے - اور فریج وغیرہ - تو وہ یکمشت لیا گیا ہے -

(مداخلت)

پروفیسر خورشید احمد: آئندہ انفارمیشن re-orginised طریقے سے دے دیں ہاؤس کو یعنی چانسری residence اور جو کواٹرز ہیں 150 الگ الگ ان کیٹیگریز پر جو خرچہ ہوگا وہ دے دیں۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا! اب بھی ہے لیکن وہ بڑی minute details میں ہے -
if you want the complete break-up of the chancery and chancery complex itself we can furnish it Sir.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: درست ہے جی۔

راجہ محمد افضل خان: جناب والا! میری ایک گزارش یہ ہے ....

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جناب راجہ صاحب۔

راجہ محمد افضل خان: کہ ابھی وزیر موصوف فرما رہے ہیں جی کہ ہمارے پاس ہر چیز کا break-up موجود ہے تو آیا یہ کل اس کو table کر دیں گے۔ یہاں ہاؤس میں جی۔ یہ تو easy ہے جی۔

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti: It can be tabled Sir. ہو جائے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: درست ہے جی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سوال نمبر 165 - جی نہیں سوال نمبر 169 I am

sorry حافظ حسین احمد صاحب۔

راجہ محمد افضل خان: میرے دوسرے جزو کا جواب ہی نہیں آیا۔ یہاں پر انہوں نے کہا جی یہ بڑی ....

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کل آپ میرے پاس آجائے گا۔ سب کچھ .....

راجہ محمد افضل خان: سر تاریخی عمارت ہے ۔ اس کے لئے تو ابھی نہیں جواب دیا انہوں نے ایک کا دیا ہے ۔ تو میں نے اس کا یہ کہا تھا کہ امریکہ میں بھی ایک بڑی مقتدر شخصیت نے یہ پاکستان گورنمنٹ کے حوالے کی تھی۔ اس کے لئے بھی کچھ کر رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کل آپ کر لیں ناں۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا! میں جواب دے دیتا ہوں۔ ہر سال بجٹ میں جتنے بھی فارن مشنز ہیں میں ان کے لئے پیسے مختص کئے جاتے ہیں اور جو جتنی اس کی ضرورت پڑتی ہے اس کی Periodical repairs وہ ہوتی رہتی ہے ۔ اگر وہاں اس قسم کی کوئی ضرورت پڑی تو وہاں بھی اس طرح کیا جائے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے سوال نمبر 169 - حافظ حسین احمد صاحب۔

راجہ محمد افضل خان: کچھ ایکوکیٹ کیا ہے جی یہ میں نے پوچھا تھا، وہاں بھی چانسری ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سب کچھ آپ کو مل جائے گا جی۔

راجہ محمد افضل خان: نہیں جناب یہ میرے دوسرے سوال ....

جناب محمد اعظم خان ہوتی: یہ تمام فارن مشنز جتنے بھی، ایمبیسز میں ہیں ان کا break-up مانگتے ہیں۔

راجہ محمد افضل خان: ہاں جی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ پانچواں سوال ہے -

جناب محمد اعظم خان ہوتی: وہ تو پھر اس کے لئے تھوڑا وقت چاہیئے ہوگا۔ ویسے 78 لاکھ روپے ٹوٹل جو ہیں وہ locate ہو چکے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: 78 لاکھ روپے location ہو چکی ہے -

راجہ محمد افضل خان: 78 لاکھ -

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جی ہاں سارے مشنز کے لئے، فارن مشنز کے لئے۔

راجہ محمد افضل خان: 78 لاکھ سارے مشنز کے لئے نہیں سر یہ تو .....

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ چیلنج کر لیں نہ چیلنج آئے تو پوچھ لینا ان سے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: راجہ صاحب کہتے ہیں تو بڑھا دیتے ہیں۔

راجہ محمد افضل خان: ایک مشن کے لئے تو ایک کروڑ کہتے ہیں خود ہی ابھی کہہ رہے ہیں کہ 78 لاکھ روپے تمام مشنز کے لئے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: ان میں زیادہ مرمت کی ضرورت نہیں ہے - جناب والا!

راجہ محمد افضل خان: جناب ابھی یہ کہہ رہے ہیں کہ ایک مشن کے لئے تو ایک کروڑ روپے ہیں۔ وہ ابھی یہ کہہ رہے ہیں کہ 78 لاکھ روپے تمام مشنز کے لئے ہیں تو ابھی کونسی بات ان کی ٹھیک ہے ۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا! اس میں major rehablitation, refurnishing اور removation ہوئی ہے پورے کمپلیکس کی۔ صرف چانسری کی یا residence کی نہیں۔ اس کے لئے تو سپیشل گرانٹ جو ہے وہ ایلوکیٹ کی گئی ہے - 2 کروڑ روپے، وہ بھی ٹیم جو گئی تھی، پی ڈبلیو ڈی، فنانس اور فارن آفس کی۔ انہوں نے اس کو بڑھایا ہے - اور ان کو سپیشل گرانٹ کے طور اس کی ایلوکیشن ہوئی ہے - جو بجٹ میں ایلوکیشن ہوتی ہے وہ periodical maintence کے لئے ہوتی ہے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: صحیح ہے - اگلا سوال نمبر 169 حافظ حسین احمد صاحب۔

*169. Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Health be pleased to state whether the Government has allowed the doctors to use the government hospitals for their private patients checking, x-rays, different kinds of tests and operation facilities, if so, its reasons?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: The Government has not permitted the doctors to use the Government Hospitals for their private patients.

حافظ حسین احمد: ضمنی سوال ہے کہ سرکاری ہسپتالوں کے ڈاکٹر اپنے نجی مریضوں کے جو آپریشن کرواتے ہیں، ٹیسٹ وغیرہ سرکاری ہسپتالوں سے لیتے ہیں۔ کیا وزیر صحت کے علم میں ہے اور ان کے خلاف کوئی کارروائی اب تک کیوں نہیں کی گئی ہے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب وزیر صحت۔

سید تسنیم نواز گردیزی: جناب یہ ذرا شور شرابا مچا ہوا ہے - اور پھر ذرا حافظ صاحب repeat کریں-

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں گزارش کروں گا جناب نہایت احترام سے کہ ہاؤس میں تھوڑا سا آرڈر پلیز ہاں جی فرمائیے جناب فرمائیں-

حافظ حسین احمد: جناب میرا سوال یہ ہے کہ ڈاکٹر اپنے نجی مریضوں کے لئے سرکاری آپریشن تھیٹر اور جو دوسرے ایکسرے وغیرہ استعمال کرتے ہیں ان کے خلاف اب تک کیوں کوئی کارروائی نہیں کی گئی- کیا کوئی ایسی صورت ہے ان کے علم میں یا نہیں ہے -

سید تسنیم نواز گردیزی: ان کو سرکاری ہسپتالوں میں اپنے نجی مریض دیکھنے کی اجازت ہی نہیں ہے اور اگر انکے ذہن میں کوئی ایسا case ہے تو مجھے بتائیں I will take action ہمارے جو فیڈرل گورنمنٹ ہسپتال ہیں-

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کوئی کیس آپ کے ذہن میں ہے یا نگاہ میں ہے تو بتائیے- اگلا سوال نمبر 170 حافظ حسین احمد صاحب-

*170. **Hafiz Hussain Ahmed:** Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the total number of persons involved in theft of medicines from the Federal Government Hospitals whose cases were referred to the Police or any investigation agency during the last five years; and

(b) the total number of persons against whom only departmental inquiries were held for their alleged involvement in the pilferege of the medicines from the public hospitals during the period mentioned above?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: (a) six.

(b) Two.

حافظ حسین احمد: اس میں جواب دیا گیا ہے کہ دوائیوں کی چوری میں کل چھ افراد ملوث رہے ہیں۔ ان کے نام، گریڈ اور مقام تعنیاتی اور اب تک ان کو کیا سزا دی گئی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جناب وزیر صاحب۔

سید تسنیم نواز گردیزی: جی ان کے نام ہیں: محمود الحق قریشی ڈسپنر، محمد بشیر عابد ڈسپنسر، مسٹر امتیاز احمد ڈسپنسر، مسٹر سیموئیل ڈریسر، مسٹر محمد مرید ویکسینٹر۔ یہ پانچ آدمی ہیں جن کو ان میں سے چار کو کورٹ نے بری کر دیا ہے - چھ میں سے چار کو کورٹ نے بری کر دیا ہے اور باقی دو جو ہیں اس کے لئے انہوں نے سزا دی ہے اور باقی question تھی جو ہے اس میں دو آدمی ہیں جن کی departmental inquiry ہو رہی ہے ، ہوگئی ہے وہ دو آدمی ہیں جن کے نام مسٹر لال خان اور دوسرا ہے ریاض رانا۔ ایک لال خان کی annual increment جو ہے وہ سزا کے طور پر روک دی گئی ہے اور دوسرے ریاض رانا کی annual increments دو سال کے لئے روک دی گئی ہیں، departmental inquiry کے بعد۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد: ضمنی سوال، کیا ہی وزیر موصوف بیان کریں گے کہ یہ قانون صرف dispenser کو سزا دینے کے لئے ہے یا میڈیکل آفیسرز بھی اس کے تحت سزا پا سکتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب گردیزی صاحب۔

سید تسنیم نواز گردیزی: قانونی طور پر جو بھی جس چیز کا responsible ہو گا اسی کو سزا ملے گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: حافظ صاحب سوال نمبر ‎171-‎

*171. Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Food, Agriculture And Cooperatives be pleased to state:

(a) quantity of wheat purchased from the United States of America during the year 1990-91, indicating also the cost paid in foreign exchange;

(b) quantity of wheat purchased from other countries and its cost during the same period; and

(c) whether it is a fact that Pakistan Embassy in Washington makes arrangements for the purchase of wheat?

Lt. Gen. (Retd) Abdul Majeed Malik: (a) 627,000 tons. US$ 91.3 million.

(b) Nil.

(c) Yes.

حافظ حسین احمد: کیا جناب وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ انہوں نے جواب دیا ہے کہ واشنگٹن میں پاکستانی سفارتخانہ گندم کی خریداری کے انتظامات کرتا ہے - میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ صرف امریکی سفارتخانہ گندم کی خریداری کے انتظامات کرتا ہے یا دیگر ممالک کے سفارتخانے بھی پاکستان میں جو ہماری درآمدات ہیں ان کے بارے میں کوئی رول ادا کرتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جناب وزیر صاحب۔

لیفٹنٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالمجید ملک: جناب چیئرمین! یہ سوال جو ممبر موصوف نے پوچھا ہے یہ 91-1990ء کا ہے اور اس وقت صرف امریکہ سے گندم خریدی جا رہی تھی اور اس لئے ہمارا ایک wheat section جو ہماری ایمبیسی جو Washington میں ہے اس کا حصہ ہے اور وہی tendering کرتا ہے ۔ میں ساتھ یہ بھی عرض کروں کہ دراصل جو دنیا کی ساری گندم کی مارکیٹ کی quoting concenation ہے وہ شگاگو میں ہے اس لئے ان کے پاس گندم اگر کینیڈا سے بھی اس حکومت نے 91-1990ء میں نہیں لیکن 92-1991ء میں اور ہم نے spread کر دیا کینیڈا سے خریدا ہے ، آسٹریلیا سے خریدا ہے ، اس سال سعودی عرب اور ترکی سے بھی خریدا ہے لیکن ٹینڈر سارے جو ہیں وہ واشنگٹن میں ہوتے ہیں کیونکہ گندم کا سارا کاروبار جو ہے اس کا سنٹر جو ہے وہ امریکہ میں ہے ۔

حافظ حسین احمد: میرا سوال یہ تھا کہ کیا اس کے علاوہ جو چیز امپورٹ کی جاتی ہے مختلف ممالک سے کیا اس کے بھی ٹینڈر وہاں پر سفارتخانوں میں ہوتے ہیں اور امریکہ کے علاوہ وزارت خارجہ اور کونسے معاملات ڈیل کرتا ہے ۔ اور اگر نہیں کرتا ہے تو پھر صرف امریکی سفارت خانے کو یہ شرف بخشا گیا ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب جنرل صاحب۔

لیفٹنٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالمجید ملک: جناب چیئرمین تھوڑی سی misunderstanding ہے ۔ یہ سفارتخانہ جو ہے وہ از خود authorised نہیں ہے ۔ ایک special wheat section گورنمنٹ نے بنایا ہوا ہے جو سفارت خانے میں کام کرتا ہے اور finial approval وہی دیتے ہیں اور کس جگہ ہم گندم کے ٹینڈر نہیں کرتے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: درست۔ سید فصیح اقبال صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سید فصیح اقبال: ابھی محمد علی خان صاحب قائد ایوان اور اقبال حیدر صاحب نے ایک مسئلہ اٹھایا تھا، صحافیوں کے اوپر harassment کا کہ اسلام آباد پولیس نے کل

ان لوگوں کو جو غیر متعلقہ تھے جنکے بارے میں کوئی سپریم کورٹ کا فیصلہ نہیں تھا۔ یعنی صحافیوں کے گھروں پر پریس کلب پر ......

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ Question Hours ہے۔

سید فصیح اقبال: میں صرف چاہتا ہوں کہ وہ بائیکاٹ ختم کر دیں، وہ آئے تھے محمد علی خان صاحب بیان دیئے، میرا خیال ہے کہ وہ چلے گئے ہیں۔ نہ اقبال حیدر صاحب ہیں تو پریس والوں کو میں کہتا ہوں کہ وزیر داخلہ صاحب تشریف لے آئے ہیں، وہ صرف یہ بیان دے دیں کہ جن لوگوں کو جن پر وہ نہیں ہے یعنی بلاوجہ harass کرنا۔ یہ آئے دن شکایتیں آتی ہیں تو کم از کم اس پر نوٹس لیں اور وہ جو صحافی لوگ بائیکاٹ کر گئے تھے اور ان سے درخواست ہے کہ وہ واپس آجائیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جناب وزیر داخلہ صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب چیئرمین کیونکہ مجھے سارے واقعہ کا پتہ نہیں لیڈر آف دی ہاؤس بھی یہاں موجود نہیں لیکن فصیح اقبال صاحب سینٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی برائے اطلاعات کے چیئرمین بھی ہیں تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ مجھے بتا دیں یا صحافیوں سے وہ نام لے دیں کہ کون سے صحافی ایسے ہیں جو اسلام آباد میں رہ رہے ہیں جن کو خوامخواہ harass کیا جا رہا ہے تاکہ ان کے متعلق میں انتظامیہ سے پوچھ گچھ کر سکوں کیوں آپ ان کو خوامخواہ harass کر رہے ہیں تو اس میں لازم ہوگا کہ ان کے نام بتا دیئے جائیں بجائے اس کے کہ ہم یہ کہیں کہ ہم کوئی ایسا قدم نہیں اٹھائیں گے۔ اس کی فہرست بتا دی جائے کون سے ایسے جرنلسٹ ہیں جن کو harass کیا گیا ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اگلا سوال نمبر 172 - سید فصیح اقبال صاحب۔

*172. **Syed Faseih Iqbal:** Will the Minister for Industries be pleased to state:

(a) the total number of utility stores established so far, indicating also their porvince-wise break-up, and

(b) the total number of employees in B-16 and above working in these stores with province-wise break-up?

Shaikh Rashid Ahmad: (a) Total number of Utility Stores established so far is 627, Province-wise break-up of these stores is under:

POVINCE	NO. OF STORES
Punjab Excluding Islamabad	322
Federal Capital	27
Sindh	121
NWFP	103
Balochistan	37
Azad Kashmir	15
FATA/NA	2
Total:	627

(b) The total number of employees in BPS-16 and above, working in the Utility Stores Corporation, is 125. The province-wise break-up of the employees in BPS-16 and above is as under:-

PROVINCE NO. OF EMPLOYEES

BALOCHISTAN	1
NWFP	13
Sindh	19
Punjab (excluding Islamabad)	45
Federal Capital	47
	125

Mr. Presiding Officer: Any suplementary?

سید فصیح اقبال : جی ہاں صاحب، وزیر موصوف صاحب نے ایک آدمی رکھا ہوا ہے 16 گریڈ میں بس یہ یقین دہانی کرائیں بھی کچھ لوگ باقی ہیں اگر وہ مناسب سمجھتے ہیں تو میں ان کو درخواستیں دے دوں تاکہ وہ ہمارا کوٹہ بھی پورا کر دیں اور نئے سٹور بھی کھول دیں بلوچستان میں۔

Syed Abdullah Shah: Supplementary Sir.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب شاہ صاحب، سپلیمنٹری۔

Syed Abdullah Shah: Sir, will the honourable Minister tell us as to why out of 125 employees in grade 16 and above, 47 have been taken from Federal Capital above.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب شیخ رشید احمد صاحب۔

شیخ رشید احمد: اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہیڈ آفس یہاں ہے ایم ڈی کا اور ساری کارپوریشنز کا اور ساری سپلائی کا اس لئے زیادہ اس کی تعداد ہے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب گچکی صاحب سپلمنٹری۔

جناب منظور احمد گچکی: جناب والا! یہاں پر یہ دکھایا گیا ہے کہ اسٹوروں کی تعداد بلوچستان میں 37 ہے - سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر اسٹوروں کی تعداد 37 ہے اور اگر آپ ملازمین کی لسٹ دیکھیں تو وہاں آپ کو ملازمین میں ایک آدمی نظر آئے گا۔ تو کیا 37 میں کوئی دس پندرہ آدمی نہیں لئے جا سکتے۔ یہ ایک خوش قسمت یا بدبخت کون ہے جو اس department میں لیا گیا ہے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب شیخ رشید احمد صاحب۔

شیخ رشید احمد: جی سر ہے اب۔ یہ دو تھے ابھی اس سوال سے کچھ دن پہلے ایک resign کر گئے ہیں۔ یہ 16 گریڈ کی بات کر رہے ہیں باقی ظاہر ہے کہ 37 سٹورز ایک آدمی سے تو نہیں چلتے ہوں گے۔

جناب منظور احمد گچکی: جی 37 میں کچھ اور بھی لئے جا سکتے ہیں۔

Sheikh Rashid Ahmed: Right Sir.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی راجہ صاحب۔

راجہ محمد افضل خان: جناب والا! میرا یہ وزیر صاحب سے سوال ہے کہ یہ جو گریڈ 16 کے بھرتی کئے گئے ہیں یہ 47 فیڈرل سے اس میں male اور female کا کیا تناسب ہے، female کتنے رکھے ہیں۔

شیخ رشید احمد: جی سر ہے اب۔ یہ دو تھے ابھی اس سوال سے کچھ دن پہلے ایک resign کر گئے ہیں۔ یہ 16 گریڈ کی بات کر رہے ہیں باقی ظاہر ہے کہ 37 سٹورز ایک آدمی سے تو نہیں چلتے ہوں گے۔

جناب منظور احمد گچکی: جی 37 میں کچھ اور بھی لئے جا سکتے ہیں۔

Sheikh Rashid Ahmed: Right Sir.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی راجہ صاحب۔

راجہ محمد افضل خان: جناب والا! میرا یہ وزیر صاحب سے سوال ہے کہ یہ جو گریڈ 16 کے بھرتی کئے گئے ہیں یہ 47 فیڈرل سے اس میں male اور female کا کیا تناسب ہے، female کتنے رکھے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : شیخ رشید احمد صاحب۔

شیخ رشید احمد: ویسے جی میرا خیال ہے کہ 16 میں تو کوئی female نہیں ہے اگر کوئی خاص ان کا سوال ہے تو مجھ سے علیحدگی میں پوچھ لیں۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل: یہاں پر بھی دیکھا کریں۔ میں سپلمنٹری پر کھڑا ہوا تھا اس سے پہلا سوال......

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سپلیمنٹری چار ہو چکے ہیں جناب۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل: ایک اور سہی سر۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں ہو سکتا یہ آپ ہی کا فیصلہ کیا ہوا ہے - جی سید فصیح اقبال صاحب۔

*173. **Syed Faseih Iqbal:** Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Government (Health Ministry) has decided to extend free of charge medical facilities including reimbursement of medical bills to retired government servants and their families; and

(b) whether it is also a fact that certain Ministries and departments are not reimbursing the amounts spent by retired government servants on the purchase of medicines for their treatment, if so, its reasons?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: (a) Yes.

(b) Yes because the procedure regarding reimbursement of the medical charges to the Tetired Government Servants has yet not been finalized.

سید فصیح اقبال: اس میں ایک سپلیمنٹری ہے - وزیر صاحب ذرا آپ بھی متوجہ ہوں- وزیر صاحب چیئرمین کے through آپ بھی متوجہ ہوں- پہلے تو آپ سب کو کہہ رہے تھے ممبروں کو لیکن جب آپ خود ہی ماشاء اللہ مصروف کار ہوگئے ہیں- اچھا جناب آپ بتائیے کہ retired سرکاری ملازمین کے لئے جو فیصلہ نہیں ہوا اس سے ان میں شدید بے چینی ہے اور ان کو تکلیف ہو رہی ہے جتنے ہمارے سرکاری اہلکار ریٹائرڈ ہو گئے ہیں ان کو اب تک جو سہولتیں دی گئی ہیں ..... قانون کے تحت نہ disbursement ہو رہا ہے - پیسوں کا نہ اب تک انہوں نے قانون بنایا ہے - میرا خیال

ہے کہ یہ ان retired ملازمین کے ساتھ بڑی زیادتی ہے اس میں موصوف بتائیں گے کہ یہ قانون کب تک بنے گا تاکہ ان لوگوں کے لئے جلد سے جلد ادائیگی ہو۔

سید تسنیم نواز گردیزی : جناب والا! ہمیں بھی اس چیز کا احساس ہے اور یہ عمل تقریباً مکمل ہو چکا ہے اور جلد ہی انشاء اللہ اس کا فیصلہ ہو جائے گا اور ان کے حق میں فیصلہ ہوگا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ، اگلا سوال صوبیدار خان مندوخیل۔

*174. **Mr. Subedar Khan Mandokhel:** Will the Minister for Production be pleased to state:

(a) total number of priority letters for the delivering of Suzuki Mehran and Suzuki Bolan issued to Pak. Suzuki Company Limited still pending, indicating also the reasons for not complying with the orders of the Federal Minister; and

(b) whether these priority letters have been cancelled by the Pak. Suzuki, if so, its reasons?

Engr. Islam Nabi: (a) A total number of 385 priorities for Suzuki Mehran and 27 units of Suzuki Bolan approved by the Minister for Production remained unprocessed by PSMC. Consequent upon privatization of PSMC, marketing of Suzuki vehicles is now being done purely on commercial basis. PSMC has however assured that the

pending priorities will be processed within next six months as all of its production has been diverted towards Prime Minister's taxi scheme.

(b) No. The above mentioned priorities 412(385 Suzuki Mehran+27Suzuki Bolan) have not been cancelled and are kept un-processed.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کوئی ضمنی سوال نہیں، اگلا سوال نمبر 186 -

*186. Qazi Hussain Ahmed: Will the Minister for Industries be pleased to state:

(a) number of conferences held in different countries of the world during the period from November 1990 to January 1992 in connection with"promotion of Investment in Pakistan" indicating also the dates and venues of the conferences;

(b) the total expenditures incurred for arranging those conferences; and

(c) number of Pakistani delegates who attended the conferences on Government expenditure?

Sheikh Rashid Ahmad: (a) Ministry of Industries held only one Conference during this period. It was held at Islamabad during

18-20 November, 1991.

(b) Rs.1,63,97,783.

(c) Nil. The Government only paid for the local hospitality.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کوئی ضمنی سوال نہیں، اگلا سوال قاضی حسین احمد۔

*187. **Qazi Hussain Ahmad:** Will the Minister for Industries be pleased to state the total amount paid in local and foreign currencies to the local and foreign agencies and newspapers regarding the publicity of "Promotion Investment in Pakistan" during the period from November 1990 to January, 1993, separately in each case?

Sheikh Rashid Ahmad: The total amount paid is Rs.3,27,35,300. Detail is as under:-

	Local	Foreign
I.P.C. Islamabad.	64,01,947	2,47,25,503
London	Nil	—
Toronto/Los Ageles	—	1607,850
Japan	Nil	—
Total:	64,01,947	2,63,33,353

Mr. Presiding Officer: Question Hour is over and all the questions have been laid on the table today.

Leave of Absence

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب محمد صدیق خان کانجو صاحب، وزیر مملکت برائے امور خارجہ نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری مصروفیات کی بنا پر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

Privelege Motion

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 1 میر سہراب خان کھوسو۔

(i) Re: Wrong bills of telephone

میر سہراب خان کھوسہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ درج ذیل واقعہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے ، ایک ٹیلیفون میرے نام پر 6 ای نیلم بلاک، 108 فیملی سوٹس اسلام آباد میں دو سال پہلے لگایا گیا تھا۔ اس فون کے مجھے غلط بل بھیجے گئے اور میں نے اس وقت کے جی ایم سے ملاقات کی۔ جی ایم نے غلط بل ختم کروانے کی یقین دہانی کراوائی۔ غلط بلوں کی وجہ سے میں نے وہ ٹیلی فون بدل کہ نان ایس ٹی ڈی نمبر 829819 لگوا لیا اور اس کا بل میں مسلسل ادا کرتا رہا۔ تقریباً پانچ ماہ قبل مجھے پھر پرانا بل بھیجا گیا۔ میں نے پھر موجودہ جی ایم سے ملاقات کی، انہوں نے یہ بل ختم کروانے کی یقین دہانی کروائی۔ جناب عالی! اب میرا ٹیلی فون کاٹ دیا گیا ہے اور غلط بل ہونے کے باوجود مجھے مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہونے کا نوٹس دیا گیا ہے - اس

ہے میرا اور اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ اسے منظور کرتے ہوئے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے ۔

جناب **محمد اعظم خان ہوتی**: جناب میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

میر **سہراب خان کھوسہ** : جناب والا! وزیر صاحب سے طے ہوا ہے اور انہوں نے صحیح بل بھیج دیا ہے ، میں اس کو پریس نہیں کرتا۔

جناب **محمد اعظم خان ہوتی**: جناب والا! میں معزز رکن کی خدمت میں پیش ہوا تھا۔ دراصل نمبر کی تبدیلی کی وجہ سے پرانے نمبر کی وجہ سے "وہ بل غلط چلا گیا تھا جس کی میں نے معذرت کر لی ہے ، وہ معاملہ طے ہو گیا ہے۔

جناب **عبدالرحمان جمالی**: جناب والا! وزیر صاحب یقین دہانی کرائیں تب اعتبار والی بات ہے ، ویسے ویسے اعتبار ان پر کم ہی ہے ۔

جناب **پریذائیڈنگ آفیسر**: آپس میں دونوں کا اعتماد ہو چکا ہے اور ایک دوسرے پر اعتبار بھی آچکا ہے ۔

راجہ **محمد افضل خان**: جناب والا! بات یہ ہے کہ بل کم یا زیادہ ہونے کی بات نہیں تھی۔ بات یہ تھی کہ ایک پارلیمنٹ کے ممبر کو کورٹ میں بلایا گیا اور جیسا کہ وزیر صاحب نے کہا کہ واقعی وہ بل نمبر کی غلطی کی وجہ سے جاری ہوگئے تھے اور ان کو کورٹ میں بلایا تھا تو گزارش یہ ہے کہ یہ جو تحریک ہے ، ایوان میں پیش ہوچکی ہے اس لئے اب یہ تحریک اس ایوان کی ملکیت ہے اور اس کے محرک جو ہیں وہ اپنے تئیں واپس نہیں لے سکتے ۔ ایوان سے اس کی اجازت لینا ہوگی آیا ایوان ان کو اجازت دیتا ہے کہ نہیں دیتا۔ یہ صرف ان کا استحقاق مجروح نہیں ہوا، یہ پورے ایوان کا استحقاق

مجروح ہوا ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: راجہ صاحب انہوں نے ایک خاص واقعہ بیان کیا ہے اور ایک خاص ٹیلی فون نمبر کا کہا ہے جس کے لئے وزیر صاحب نے ان کی تسلی کرا دی ہے ۔ اس کا تعلق ایوان کے استحقاق سے نہیں ہے ۔ ہر ایک کا ٹیلی فون صحیح چل رہا ہے اور بل سارے ادا کر رہے ہیں۔

راجہ محمد افضل خان: جناب والا! یا تو یہ تحریک پیش ہی نہ کرتے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ ایک خاص ٹیلی فون کے بارے میں ہے۔

راجہ محمد افضل خان: جناب والا! گزارش یہ ہے کہ تحریک پیش کرنے کی پھر ضرورت نہیں تھی۔ یہ ایوان میں پیش کر دی گئی ہے یا تو یہ محرک پیش نہ کرتے پھر اور بات تھی، پیش کرنے کے بعد وہ واپس نہیں لیتے ۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل: جناب والا! راجہ صاحب صحیح فرماتے ہیں کہ ایک ممبر اس بات کو تصفیہ تک نہیں پہنچا سکتے ۔ میں خود اس میں آیا ہوں بلکہ سارے ممبروں کے بل اس میں موجود ہیں۔ غلط بل آتے ہیں۔ میں وزیر صاحب سے گزارش کروں گا کہ سارے پاکستان میں یہی حال ہے ۔ یہ صرف ہمارے ایک ممبر کا سوال نہیں ہے ۔ مجھے خود غلط بل آئے ہیں اور میں یہاں تین سال سے ہوں۔ کوئٹہ سے میرا ٹیلی فون کا بل آیا ہے تقریباً آٹھ ہزار روپے اسی طرح میں نے 1989 میں تقریباً سات ہزار چار سو روپے کا بل ادا کیا ہے ۔ اس کے بعد میں یہاں آیا ہوں تین سال سے اور آٹھ ہزار روپے کا بل اور آیا اور یہاں اسلام آباد میں بھی ایسے ہی ہوتا ہے ۔ یہ سلسلہ صرف ہمارے ممبروں کے ساتھ ہی نہیں بلکہ سارے پاکستان کا یہی حال ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ تشریف رکھیں، آپ کا معاملہ بھی ٹھیک ہو جائے گا انہوں نے سب کی تسلی کرا دی ہے اور سمجھ لیجئے یہ غالباً سب کے لئے ہے جس کا غلط بل ہے وہ وزیر صاحب سے مل لیں۔ میں سمجھتا ہوں سب کے ٹھیک ہو جائیں گے ، اگلی تحریک استحقاق نمبر 8 حاجی فرید اللہ خان صاحب، وہ غیر حاضر ہیں، اس لئے ان کی تحریک ڈراپ ہوگئی۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 13 راجہ محمد افضل خان صاحب۔

راجہ محمد افضل خان: جناب والا! میری تحریک ہے لیکن جو متعلقہ وزیر صاحب ہیں ان کو کوئی ایمرجنسی ہے وہ یہاں نہیں ہیں تو اس کو آپ کل لے لیں کیوں کہ انہوں نے یعنی وزیر صاحب نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ آپ اس کو کل کے لئے ملتوی کرا دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے یہ کل لے لیں گے ۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 15 جناب اعجاز علی جتوئی۔ وہ بھی غیر حاضر ہیں تو ان کی تحریک بھی ڈراپ کی جاتی ہے ۔

Adjournment Motions

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: تحریک التوا نمبر 29 ، 35 اور 38 سید فصیح اقبال، سید اشتیاق اظہر صاحب اور جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب کے نام ہیں۔ جی سید فصیح اقبال صاحب۔

(I) RE: REPORTED STATEMENT OF U.S. STATE DEPARTMENT REGARDING MOVE TO DECLARE PAKISTAN AS A TERRORIST STATE

Syed Iqbal Haider: I move that the Senate to postpone

normal proceedings of the House to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, i.e. as reported in the daily News of 12th December, 1992 that a campaign is afoot in the United States to have Pakistan declared a terrorist State by the United States.

The newspaper reports, "Pakistan may be on the verge of being declared a 'terrorist state' by the United States.". Quoting a source close to the US State Department the paper says, "Pakistan's training facilities and material assistance to militants fighting against the Indian government in Kashmir makes it obligatory for the US Administration to put it on the list of countries promoting international terrorism. If this goes against pakistan, it will mean the cut off of not only all US assistance including humanitarian aid, but also development assistance from multilateral institutions like the IMF and the World Bank.".

The news has sent a wave of resentment and concern throughout the country and merits discussion on the floor of the House.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی آپ موو کر دیں جی۔ پھر اس کو ڈیفر کردیں۔ پڑھ لیں جی آپ سید اشتیاق اظہر صاحب، پروفیسر صاحب ایک دفعہ وہ موو کر لیں، پھر اس کے بعد ......

سید اشتیاق اظہر: میں اس ایوان کی توجہ اخبار THE NEWS مورخہ 27 دسمبر 1992ء کی اس خبر کے تراشے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جس کے مطابق

پاکستان کو ایک دہشت پسند ملک قرار دیا جا رہا ہے - جناب چیئرمین! یہ ایک ایسا فوری اور اہم نوعیت کا مسئلہ ہے اگر واقعی اس ناپاک سازش کو عملی جامعہ پہنایا گیا تو اس کے بہت منفی اثرات سارے ملک پر مرتب ہوں گے کہ جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اور یہ ملکی سالمیت، ترقی اور استحکام کے منافی ہوگا۔ میں جناب چیئرمین! آپ سے درخواست کروں گا کہ اس فوری اور اہم نوعیت کے مسئلے پر ایوان کی کارروائی فوری طور پر روک کر بحث کرنے کی اجازت دی جائے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جناب پروفیسر صاحب۔

Prof. Khurshid Ahmed: Bissmillah Hirahma Nirahheem. I beg to seek the leave of the House to lmove the following adjournment motion.

"It has been reported in the Daily "The News" of 10th January 1993, that the US State Department has issued a statement answering the question during a briefing about Pakistan designation as a terrorist state under section 6 (j) of the Export Administration Act. The statement says, "while we are concerned about continuing reports of Pakistan support for Kashmiris and Sikh militants who commit terrorist acts in India. The Secretary determined that the available information did not warrant, if finding that Pakistan has repeatedly provided support for acts of international terrorism". This statement equates the status of National Liberation Movement in Kashmir with Sikh militants of Indian Punjab and not only Kashmir remains a disputed territory and the Government of the United States has again and again

including the recent statement by its Ambassador in Pakistan always held a that Kashmir a disputed territory to be resolved between India and Pakistan according to the UN Resolution and Simla Agreement. The effort to equate Kashmir and Punjab situation in this statement by the State Department falsifies the position of Pakistan and if it represents departure in the US policy, it would have serious consequences for the Jews politic situation ,in this sub-continent. This is a matter of urgent national concern and is also of recent occurrence. I, therefore, beg to move that the normal business of the House be suspended to discuss this issue.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مہربانی جناب۔ میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ وزیر مملکت برائے خارجہ امور جناب محمد صدیق کانجو آج تشریف فرما نہیں ہیں اور وہ چھٹی پر ہیں، ان کی درخواست بھی ہاؤس نے منظور کی ہے ، اس لئے اسے کل کے لئے ڈیفر کر لیں۔

(مذکورہ تحریک التوا کل کے لئے ڈیفر کی گئی)

(ii) RE: LABOUR UNREST IN TRADING CORPORATION OF PAKISTAN

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: تحریک التوا نمبر 42، حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد: شکریہ جناب چیئرمین! میں تحریک کرتا ہوں کہ درج ذیل اہم قومی مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے - روزنامہ "خبریں" 7 جنوری کے مطابق ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان میں گولڈن شیک ہینڈ ریٹائرمنٹ کی حکومتی پالیسی سے انحراف کی

وجہ سے کارپوریشن کے ملازمین اور انتظامیہ میں کلی محاذ آرائی شروع ہو چکی ہے - اور اب معاہدے سے انحراف کرتے ہوئے صرف دو تنخواہوں پر مزدوروں کو ٹرخایا جا رہا ہے - اس سے مزدوروں میں اضطراب اور بے چینی پائی جا رہی ہے - اس لئے جاری کارروائی کو روک کر بحث کی اجازت دی جائے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب متعلقہ وزیر صاحب-

جناب انور سیف اللہ خان: جی ہاں on the behalf of Commerce Minister میں oppose کرتا ہوں-

حافظ حسین احمد: -پوائنٹ آف آرڈر-

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی حافظ حسین احمد صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر-

حافظ حسین احمد: انہیں پتہ ہی نہیں، میں نے کیا پڑھا ہے تو کیا اپوز کریں گے -

جناب انور سیف اللہ خان: اگر حافظ صاحب یہ چاہتے ہیں کہ اس کو ڈیفر کر لیں تو اس کو ڈیفر کر لیتے ہیں لیکن اس وقت میں سن نہیں رہا تھا، ہمارے پاس فائل موجود ہے جواب دے سکتے ہیں، اگر یہ مناسب سمجھیں- اگر یہ چاہتے ہیں کہ اس کو ڈیفر کیا جائے تو پھر ملک نعیم صاحب وفاقی وزیر تجارت جو کراچی پہنچ چکے ہیں وہ اس کا جواب دے دیں گے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی حافظ صاحب آپ اس کو پریس کریں گے یا ڈیفر کر دیں-

حافظ حسین احمد: نہیں جی ڈیفر نہیں کروں گا۔ میں چاہوں گا کہ جب ملک نعیم صاحب آئیں اور اس کا جواب دیں تو میں پریس نہیں کرتا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے جی اسے کل کے لئے کر لیتے ہیں۔

(مذکورہ تحریک کل کے لئے ڈیفر کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اچھا جی تحریک التوا نمبر 40 اور 121، سید فصیح اقبال اور حافظ حسین احمد صاحب۔

سید اشتیاق اظہر: جناب چیئرمین: میری ایک 33 نمبر تحریک التوا تھی۔ وہ ابھی تک نہیں لائی گئی۔ یہ تو بہت پہلے ہے 42 اور 44 آگئی ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہ چیک کرنا پڑے گا ممکن ہے اس کو disallow کر دیا گیا ہو یا کوئی اور چیز ہوگئی ہے - آفس سے دیکھ لیں گے چیک کر لیں گے - جی جناب حافظ حسین احمد صاحب۔

iii) Re: Unauthorised occupation and use of old historical buildings as stabled on GT.Road.

حافظ حسین احمد: شکریہ جناب چیئرمین! میں تحریک کرتا ہوں کہ درج ذیل اہم فوری مسئلے کو زیر بحث لایا جائے - روزنامہ "خبریں" لاہور 5 جنوری کے مطابق پاکستان کے مختلف علاقوں میں آثار قدیمہ اصطبل بن گئے ہیں۔ واہگہ سے لے کر ٹیکسلا تک جی ٹی روڈ کے دونوں کناروں پر شیر شاہ سوری کے دور میں بنائی جانے والی سرائیں،

کنوئیں پٹتے جا رہے ہیں- اس مرحلے پر انجینئرنگ یونیورسٹی کے سامنے واقع تاریخی مقبروں کو لوگوں نے اپنے گھروں میں شامل کر لیا ہے - بعض تاریخی اور اہم عمارتیں گھوڑوں کے اصطبل کے طور پر استعمال ہو رہی ہیں- گوجرانوالہ میں ایک مسجد اور اس سے ملحقہ کنوئیں آج بھی تباہ حال کھنڈرات کے ساتھ موجود ہیں- اسی طرح لاہور میں باغبان پورہ کے علاقہ میں مغلیہ دور کے تاریخی مقبرے ، کمرے اور چبوترے لوگوں نے اپنی عمارتوں میں شامل کر لئے ہیں- یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اس لئے جاری کارروائی کو روک کر بحث کی اجازت دی جائے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جناب سید فصیح اقبال صاحب-

سید فصیح اقبال: شکریہ جناب چیئرمین! میں تحریک کرتا ہوں کہ درج ذیل واحد مثبت قومی اہمیت کے حامل معاملے پر ایوان کی کارروائی روک کر بحث کی جائے - روزنامہ "خبریں" لاہور 5 جنوری کے مطابق پاکستان کے مختلف علاقوں میں آثار قدیمہ کے بارے میں یہ خبر چھپی ہے کہ وہ اب تک جتنے ایسے علاقے ہیں اور جو تمام وہ جگہیں ہیں ان کو اصطبل کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے، واہگہ سے لے کر ٹیکسلا تک جی ٹی روڑ کے دونوں کناروں پر قدیم کنوئیں اور سرائیں اور مساجد کو ختم کیا جا رہا ہے- بعض اہم قومی، قدیمی، تاریخی عمارتیں اب تک ان کو غلط طور پر استعمال کرنے پر کسی نے کوئی نوٹس نہیں لیا اور وہ لوگوں کے تجاوزات میں شامل کئے گئے ہیں- یہ اجازت دی جائے - یہ انتہائی اہم معاملہ ہے اس بناء پر اس کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جناب شیخ صاحب، آپ اسے اپوز کرتے ہیں-

شیخ رشید احمد: جی جناب میں اپوز کرتا ہوں-

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جناب حافظ صاحب -

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین! اگرچہ میری تحریک التوا اور سید فصیح اقبال صاحب کی تحریک بھی ایک اخباری خبر کی بنیاد ہے لیکن جہاں تک اس وزارت کا تعلق ہے ، میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے جتنے بھی آثار قدیمہ ہیں اور جتنا بھی ہمارا قومی ورثہ ہے اس کی حفاظت نہیں کی جا رہی- جناب چیئرمین! مسئلہ صرف گوجرانوالہ یا شیر شاہ سوری روڈ کے کنارے واقع آثار قدیمہ، مساجد اور سراؤں کا نہیں ہے بلکہ ملک کے چپے چپے میں اور کونے کونے میں ہمارے پاس ایسے قیمتی اثاثے اور نوادرات اور آثار قدیمہ موجود ہیں- بلوچستان میں مہر گڑھ کے مقام پر آثار قدیمہ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے جو ضائع ہوتا چلا جا رہا ہے - اسی طرح تربت، پنجگور، تمپ، گوادر، لورالائی اور ژوب- اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ ملک کے تمام اطراف میں ایسے ہمارے پاس تاریخی معرکے، مساجد اور تاریخی عمارتیں موجود ہیں کہ ان سے استفادہ کیا جائے اور ان کی حفاظت کی جائے- میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے اور بجائے اس کے اسے اپوز کرنے کے اسے منظور کیا جائے تاکہ اسپر یہ ایوان بحث کر سکے اور ہمارے سٹینڈنگ کمیٹی کے اجلاس میں بھی شیخ رشید صاحب کی خصوصی دعوت پر ہم حاضر ہوئے تھے اور اس وقت بھی ہم نے یہی بات کی تھی کہ بلوچستان میں جتنے بھی آثار قدیمہ ہیں اس کے لئے کم از کم بلوچستان میں ایک اجلاس بلایا جائے - اور وہ جو نوادرات ضائع ہو چکے ہیں- اس وقت پیرس میں، امریکہ میں، برطانیہ کے عجائب خانوں میں ہمارے پاکستان کے نوادرات اور قیمتی چیزیں موجود ہیں اور پرانی چیزیں موجود ہیں- ظاہر ہے کہ یہ یہاں سے کس طرح سمگلنگ کی گئی ہیں- اس کی حفاظت کا کوئی طریقہ کار نہیں ہے - اور وزارت نے خود اس بات کا اعتراف بھی کیا تھا کہ ان کے پاس عملہ نہیں ہے - ان کے پاس فنڈز نہیں ہیں- تو میں سمجھتا ہوں کہ جب یہ حقائق ہیں اور اس لئے یہ ضروری ہے کہ اس کو منظور کیا جائے تاکہ یہ ایوان اس پر بحث کرے اور کوئی لائحہ عمل طے کر کے اس قیمتی اور قومی ورثہ کی حفاظت کی جا سکے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ حافظ صاحب - جناب سید فصیح اقبال صاحب-

سید فصیح اقبال: جناب چیئرمین صاحب! جیسے کہ ہمارے معزز حافظ صاحب نے فرمایا ہے میں اس کی تائید بھی کرتا ہوں اور دوسری چیز چونکہ یہ نوادرات کی چوری کے بارے میں، میں نے یہ خبر دیکھی۔ کیونکہ پچھلے دنوں کوئی ایک سال میں آٹھ دس مرتبہ ایسی خبریں چھپی ہیں جس میں کراچی میں بھی ابھی واقعہ ہوا۔ کراچی کے نیشنل میوزیم میں کچھ ایسی چیزیں تھیں۔ جس میں statue چوری ہوگئے جس کی سرکاری طور پر ان کے ڈائریکٹر جنرل صاحب نے ایف آئی آر درج کرائی۔ لاہور میں اس سے پہلے ہوا کچھ پینٹنگز چلی گئیں۔ یہ واقعات ایک سال میں کوئی پانچ چھ مرتبہ ہوئے - میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسے اس تحریک التوا کے ذریعے یہ بھی میں بتاؤں جہاں تک تعلق ہے اس کی up keep کرنے کا یہ جو چیزیں ہمارے علاقوں سے چلی گئیں ہیں وہ تو کھدائی کرنے والے جو لوگ آثار قدیمہ کے سلسلے میں آئے تھے جو اس وقت کی ضرورت تھی وہ حکومت کا کام ہے - لیکن جو چوری ہوئی ہیں آپ دیکھیں، باقاعدہ وہاں واچ اینڈ وارڈ بھی ہے اور اس کے لئے یا تو انتظام سیکورٹی کا ناقص ہے یا یہ ایسی چیز ہے کہ اسی میوزیم کے سٹاف ممبروں نے جو لوگ ایسے ہیں اور پتہ نہیں کون لوگ ایسے ہیں ان کا میں نام دوں۔ ٹیکسلا سے تو ہمیشہ سے یہ خبر آتی رہی ہے کہ کبھی سکے جا رہے ہیں چونکہ وہاں تین چار statue انٹرنیشنل اہمیت کے حامل ہیں اور بدھ مذہب کے تمام ان کے نادر نوادرات وہاں ان کا سٹاک ہے تو اکثر ایسا ہوا ہے کہ وہاں جعلی چیزیں رکھ دی گئیں ہیں جو اصلی چیزیں ہیں وہ چلی گئیں ہیں۔ لیکن اس کے سلسلے میں کبھی کوئی حکومت کی طرف سے سٹاک ٹیکنگ کا انتظام نہیں ہے - جو چیز آگئی جب تک چوری نہ ہو اس وقت تک پتہ نہ چلے - یا جب تک کوئی تحقیق نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں حکومت کو فوری طور پر heritage کے معاملے پر بڑی اہمیت ہونی چاہیئے - اگر ان کو کوئی بجٹ کا مسئلہ ہے ، کیونکہ جو سیکورٹی ہے وہ دو واچ مین یا چار واچ مین سے اتنا بڑا علاقہ نہیں ہو سکتا۔ اور میرا خیال ہے جیسے دنیا میں آپ کے جتنے developed countries ہیں بلکہ ہمارے قریب ہمسایہ ملک انڈیا میں بھی ہے کہ انہوں نے اپنی واچ اینڈ وارڈ سروس رکھی ہے آثار قدیمہ نے تاکہ اپنے لوگ ہوں۔ ان کے اپنے گریڈ ہیں

تاکہ وہ صحیح سکون سے ..... اب چودہ پندرہ سو روپے پر کوئی آدمی بیٹھا ہوا ہو وہ تو گھر پر رہتا ہے - وہاں اس کے لئے بھی problems ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے کوئی ماڈل پروف سسٹم بنایا جائے اور یہ جو چوریاں ہوئیں ہیں اس سلسلے میں فوری طور پر انکوائریاں کروائی جائیں، ان میوزیم کے سٹاف کے بارے میں کیونکہ اتنی بڑی چیزیں اچانک نکلنا، کروڑوں روپے کی چیزیں کچھ کسٹم والوں نے پکڑیں ہیں وہ تو پکڑی گئیں۔ کچھ چیزیں ہمارے ہاں سے اسمگل ہوگئیں اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس میں کچھ سفارتی آداب کے خلاف ہے۔ کچھ سفارت خانے باضابطہ یہ کاروبار کر رہے ہیں اور جیسے موقع ہوتا ہے ان کے اپنے relations ہیں اور اس میں دو تین سفارت خانے ہے کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے بارے میں حکومت نے نوٹس لیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ گھناؤنا کھیل بغیر میوزیم کے سٹاف اور چند اہلکاروں کے نہیں چل سکتا۔ اس سلسلے میں ایک ہائی لیول کی انکوائری کروائی جائے - اور پورے طور پر اس مسئلے کا حل کیا جائے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: فصیح اقبال صاحب آپ نے یہ کہا اپنی تحریک التوا میں کہ ہمارے آثار قدیمہ جو ہیں وہ اصطبل بن چکے ہیں۔ وہ کون سے آثار قدیمہ ہیں۔

سید فصیح اقبال: یہ میں عرض کروں۔ ٹیکسلا کے کچھ ایسے کمرے ہیں جو اس وقت تک محکمہ نے ایریا تو لے لیا ہوا ہے - اس میں کچھ ایسے ہیں جہاں اصطبل کا مطلب یہ ہے کہ لوگ وہاں پر گاؤں کے لوگ اس میں گھوڑا وغیرہ باندھتے ہیں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں ٹیکسلا کے پاس جولیاں ہیں۔ جولیاں کے آخیر میں کچھ دیواریں ایسی تھیں جس پر لوگوں نے قبضہ کر لیا اور اس میں تانگے گھوڑے باندھتے ہیں۔ اور دراصل جب اوریجنلی برٹش نے 1937ء میں یہ ایریا بنایا تھا اس وقت وہ حدود میں تھا۔ آج وہ حدود سے باہر ہو گیا ہے کیونکہ لوگوں نے اپنے جانوروں کو باندھنے کے لئے استعمال کیا ہوا ہے - ایک اور بات یہ کہ جی ٹی روڈ جو اب شیر شاہ سوری روڈ ہے اس میں جتنی سرائے ہیں آج آپ دیکھ لیجیئے جب آپ یہاں سے گزرتے ہیں ٹیکسلا کے لئے تو وہ جہاں ایک نیکلسن کا statue ہے وہ اس کی یاد گار ہے ، اس کو ختم کر دیا گیا۔

جس شہید نے جس آدمی کا نام تھا کالے خان، جس کو میں کہتا ہوں شہید ہی تھا۔ جس نے نیکلسن کو مارا اور اس کو انہوں نے پھانسی دی تو اس کے سلسلے میں وہاں کوئی مینار نہیں بنایا گیا۔ اس کی کوئی یادگار تختی نہیں ہے بلکہ نیکلسن کے statue کو اب تک تحفظ دیا گیا ہے ۔ اس طرف مغلوں کی ایک سڑک بنی ہوئی ہے ۔ اور اس کے قریب کنوئیں تھے وہ سب لوگوں کے اپنے تجاوزات میں جو لوگ پتھر کاٹ رہے ہیں ان کے استعمال میں ہیں۔ مقصد کہنے کا یہ ہے کہ ایک آدھ جگہ اصطبل ہیں۔ بعض جگہ انہوں نے مکانات کواستعمال کیا۔ کسی نے لکڑی کی ٹال کھول لی۔ اور یہ آپ کو پتہ ہے کہ لاہور تک یہ زمین پندرہ پندرہ بلکہ دو دو سو میٹر تک انہوں نے رکھی ہوئی تھی۔ تاکہ جن کے جانور جو مال برداری کے کام آتے تھے ان کی سرائے کے لئے ، ان کے پانی پینے کے لئے وہ ساری زمینیں لوگوں نے لے لیں اسی لئے کہ ان کا بروقت پروٹیکشن نہیں کیا گیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب شیخ رشید احمد۔

شیخ رشید احمد: جناب چیئرمین! تحریک التوا یہ ہے کہ شیر شاہ سوری کے دور کے نوادرات کو اصطبل میں ملا دیا گیا ہے Antiquity Act- کے تحت پانچ ڈسٹرکٹ میں راولپنڈی، میانوالی، لاہور، جہلم، گجرات، اٹک میں تمام چیزیں پروٹکٹڈ ہیں۔ اور اسی لئے میں نے اپوز کیا۔ جہاں تک فصیح صاحب کا ہے ، میں ان کی بہت ساری باتوں سے متفق ہوں مگر ان کا اس تحریک التوا سے تعلق نہیں ہے ۔ اصل مسئلہ جونسا ہے وہ ہمارے ایک زیرک سینیٹر ہیں، ڈسکشن اس پر رہتی ہے ہم نے (ارکیالوجی) پر وزیراعظم صاحب نے اس درخواست پر چوٹی کے جو (ارکالوجسٹ) ہیں، ڈاکٹر ہیں، دنیا کے نامور ڈاکٹر دانی کو رکھا ہے تاکہ ان معاملات پر غور کیا جا سکے کہ ان نوادرات کو کیسے محفوظ کیا جا سکے ۔ جہاں تک چوری کا تعلق ہے ، ٹیکسلا میں کوئی چوری نہیں ہوئی۔ میں یہ پہلے بھی کہہ چکا ہوں، ہاں میں کل جا رہا ہوں اس کو Investigation ٹیم بنائی ہے ۔ جیسا فصیح صاحب نے کہا ہے ایک چیئر پنجاب، سندھ کے چیف منسٹر صاحب نے میں نے خود بات کی ہے ۔ ہائی لیول

انکوائری کر رہے ہیں جی، وہاں کے سٹاف کو اور میں اس بات سے متفق ہوں کہ کراچی میں جو چوری ہوئی ہے اس میں کوئی بہت تیز قسم کے لوگ ہیں۔ انہوں نے مختلف لوگوں سے مل کر کی ہے - لیکن جو تحریک التواء ہے وہ ایک مختلف matter کی ہے جس میں، میں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ کہیں اصطبل نہیں بنے ہوئے - میں یہ عرض کروں گا کہ اس حکومت نے سب سے زیادہ کسی بجٹ میں اور میں یہاں فنانس منسٹر کا مشکور ہوں کہ بہت سارے مسئلوں میں ہاتھ کھینچ کر رکھتے ہیں لیکن انہوں نے ایک نیکی کا کام ضرور کیا ہے کہ (ارکیالوجی) پر انہوں نے ہاتھ نہیں کھینچا اور میں ان کا مشکور ہوں۔ قلعہ روہتاس پر اس وقت ہم 4.8 ملین روپے خرچ کر رہے ہیں اور لوسر بولی پر جی چار ملین خرچ کر رہے ہیں۔ اسی طرح میں ان کو لسٹ مہیا کر سکتا ہوں جو یہ تحریک التواء ہے جی۔ جس حد تک میں سمجھتا ہوں کہ کسی جگہ کوئی اصطبل نہیں ہے - تمام کی تمام چیزیں جو ہمارے Antiquity Act میں آتی ہیں وہ محفوظ ہیں اور میں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کی جائز تجاویز پر ان کی رائے کا ہماری منسٹری مکمل احترام کرتی ہے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی حافظ صاحب کچھ عرض کرنا ہے اس پر آپ نے -

حافظ حسین احمد: جناب چیئرمین صاحب! میں مشکور ہوں شیخ رشید صاحب کا لیکن اسی فلور پر میں نے جو تحریک التوا دی تھی۔ بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے وزراء صاحبان محکمے کی طرف سے، وزارت کی طرف سے جو جواب آتا ہے پڑھ کر سنا دیتے ہیں آپ اگر ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں تو اسی فلور پر انہوں نے تردید کی تھی کہ کسی بھی قسم کی چوری نہیں ہوئی ہے - اور آج اسی فلور پر انہوں نے اعتراف کر لیا کہ کراچی میں چوری ہوئی تھی۔ اس کے بعد میں ایک گزارش کروں گا کہ جہاں تک وزارت کا تعلق ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ وزارت صرف ٹیکسلا کے لئے نہیں ہے - بلکہ یہ وزارت پورے پاکستان کے لئے ہے بلکہ میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ میں نے پہلے بھی

اجلاس میں بھی ان سے گزارش کی تھی کہ آثار قدیمہ میں میر چاکر خان کی جو عمارتیں ہیں آپ کے سبی میں جہاں سے آپ کے چیئرمین صاحب کا تعلق ہے - اور اسی طرح قلات میں جو ہمارے آثار قدیمہ ہیں پنجگور، مکران میں نے پہلے بھی نشاندہی کی تھی اس طرح کلی اپوزی جوک میں مندوخیل صاحب اس کی تائید کریں گے کہ وہاں ہمارے کافی آثار قدیمہ ہیں اور اس طرح بوری لورالائی میں دو کی میں ڈاڈر میں، خاران میں، گندھارا میں اور خضدار کے قریب اور ناچ میں اور ڈھڈار کے قریب مہر گڑھ میں اور کیچ ویلی تربت میں، یہ تمام نوادرات ہیں۔ وہاں پر موجود ہیں نوادردات اور وہاں پر تاریخ عمارتیں ہیں۔ وہاں پر تاریخی مقبرے ہیں، وہاں پر سرائے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ تمام جو نوادرات ہیں پاکستان کے اندر شامل ہیں اور میں نہیں سمجھتا کہ صرف ٹیکسلا کی عمارتوں کے لئے ایک سڑک بنا دی گئی اور جہاں تک وزارت کا تعلق ہے چیئرمین صاحب، میں سمجھتا ہوں یہ پورے ملک کے جو نوادرات ہیں اور جو آثار قدیمہ ہیں اس کے لئے تحفظ فراہم کیا جائے اور اگر منسٹر صاحب ہمیں یقین دہانی کرا دیں اس مسئلے پر کہ جو نام میں نے لئے ہیں، بلوچستان کے جو آثار قدیمہ ہیں ان کے لئے وہ کوئی پلان طے کرتے ہیں اور ان پر کام شروع کر دیتے ہیں اور ان کی حفاظت کے لئے جو کچھ خرد برد ہوا ہے جو کچھ پہنچا ہے اس پر ہم بحث نہیں کرتے لیکن ہم یہ کہتے ہیں جتنی بھی بوسیدہ عمارتیں اس وقت موجود ہیں یا جو نوادرات موجود ہیں اس کی حفاظت کی اگر یہ یقین دہانی کراتے ہیں تو اسے میں پریس نہیں کروں گا۔

جناب چیئرمین: Not pressed جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! بعض اوقات باتوں میں ذرا بدمزگی بھی پیدا ہو جاتی ہے حافظ صاحب کی تائید کرتا ہوں جو انہوں نے بیان دیا۔ لیکن یہ ایک نکتہ ضروری ہے ریکارڈ کی درستگی کے لئے وہ یہ ہے کہ سبی میں میر چاکر خان رند کے آثار نہیں تھے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اس کا تعلق تحریک التوا سے نہیں ہے - آپ تشریف رکھیں۔

جناب منظور احمد خان گچکی: یہ اگر ایسی باتیں اٹھانا چاہتے ہیں تو بے شک اٹھائیں۔ تو پھر ہم بھی بولیں گے - بی میں یہ جو ہے کلیم کرنا چاہتے ہیں وہ غلط ہے وہ قلعہ آپ کے گھر کے سامنے ہے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: گچکی صاحب آپ بھی تشریف رکھیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: وہ قلعہ جو ہے وہ میر جبار صاحب کو بھی معلوم ہے وہ میر چاکر خان رند کا نہیں ہے -وہ پشتون کے غورغشت قبائل کے آباؤ اجداد کا ہے - وہ افغان کا ہے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ تشریف رکھیں جی یہ اس وقت غیر متعلق بات ہے جناب اس کا تعلق تحریک التوا سے نہیں ہے I rule it out جی آپ تشریف رکھیں جی- مندوخیل صاحب شکریہ جی- جناب آپ تشریف رکھیں، اور اس کے لئے فریش نوٹس دے دیں اگر آپ بات کرنا چاہتے ہیں۔

حافظ حسین احمد: جناب جس کا بھی ہے اس کی حفاظت کی جائے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ تشریف رکھیں جی- دیکھیے تحریک التواء کا آپ کی اس بحث سے کوئی تعلق نہیں ہے جو آپ فرما رہے ہیں- اگر آپ بات کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے فریش نوٹس دے دیں- نمبر دو صرف اتنی بات ہے کیا اس سٹیٹمنٹ کے بعد جو وزیرصاحب نے دی ہے آپ پریس کریں گے یا نہیں کریں گے - اتنی سی بات ہے - جی آپ فرمائیں آپ پریس کرتے ہیں یا نہیں۔

سید فصیح اقبال: جی میں پریس نہیں کرتا۔ چیئرمین صاحب! میری بات سنیں جو حافظ حسین احمد صاحب نے فرمایا ہے میں یہ سارے امور اپنی ثقافت کی سٹینڈنگ کمیٹی میں پیش کر دوں گا، اور وہی ایک فورم ہوگا۔ بلکہ ان کو میں خصوصی دعوت پر بلا بھی لونگا تاکہ یقین دہانی ہو سکے -

حافظ حسین احمد: وزیر صاحب یقین دہانی کرا دیں تو ٹھیک ہے -

سید فصیح اقبال: وزیر صاحب کمیٹی کے ممبر ہیں۔

شیخ رشید احمد: جی بالکل فصیح صاحب اگر چاہتے ہیں تو بے شک کمیٹی میٹنگ بلا لیں۔ میں ساری وزارت کو لے آوں گا اور یہاں ہی افطاری ہو جائے گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کی بحث کے بعد میں سمجھتا ہوں یہ continue nature کا مسئلہ ہے اور یہ تحریک التوا کا موضوع نہیں بن سکتی لہذا اگر آپ چاہتے ہیں تو جیسے میں نے پہلے گزارش کی تھی اس رول 194 کے تحت آپ نوٹس دیں پھر اس کو discuss کر سکتے ہیں۔ لہذا میں اس موشن کو rule out کرتا ہوں جی اگلا جناب تحریک التوا نمبر 55 حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد: کیا نمبر ہے جی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نمبر 55 جی۔

حافظ حسین احمد: اس میں فصیح اقبال صاحب آپ بھی ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں جی۔ آپ اکیلے ہیں۔

iv) Re: failure of IDBP in realizing bank dues

حافظ حسین احمد: کیونکہ وزارء صاحبان ان کو تو یقین دہانی کرا سکتے ہیں لیکن اس طرف دیکھتے بھی نہیں جناب چیئرمین صاحب میں تحریک کرتا ہوں کہ درج ذیل اہم قومی مسئلہ کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے - روزنامہ جنگ پنڈی 10 جوری کے مطابق صنعتی ترقیاتی بینک واجبات کی وصولی کی زبردست مہم میں ناکام رہی ہے - اور کوشش اور جدوجہد کے باوجود صرف ایک ملین روپے کی وصولی کر سکا ہے جبکہ سرکاری شعبہ کے ذمہ 3 سو ملین روپے کے واجبات ہیں۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اس لئے جاری کارروائی کو روک کر بحث کی اجازت دی جائے -

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: جی کیا آپ اپوز کرتے ہیں۔

جناب سرتاج عزیز: جی ہاں اپوز کرتا ہوں۔

حافظ حسین احمد: جناب چیئرمین! ایک طرف موجودہ حکومت تمام قومی صنعتوں کو اونے پونے داموں پرائیوٹائز کرنے کے لئے بیچ رہی ہے جس میں مختلف بڑے بڑے صنعتی یونٹ ہیں۔ جس طرح چلتن گھی مل ہے اور دوسرے ٹیکسٹائیل ملز ہیں اور دوسری صنعتیں ہیں کراچی پائپ وغیرہ۔ لیکن دوسری طرف یہ ہوتا ہے کہ جو واجبات ہیں بنکوں کے اس کی وصول کے لئے کوشش تو یہ کی جا رہی ہے اور زبردست مہم چلائی جا رہی ہے - لیکن اس کے ثمرات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ یا تو صورت حال یہ ہے کہ جو واجبات ان کارخانوں کے اوپر ہیں جن کو انہوں نے اپنی صوابدید پر یا اپنے طریقے کار پر جس سے اختلاف کیا جا سکتا ہے - اونے پونے داموں بیچتے ہیں اور یہ واجبات ان کی طرف منتقل ہوئے ہیں جس طرح چلتن گئی مل ہے ، جس کا مجھے علم ہے - بلوچستان میں اس کا جو پہلے اعلان کیا گیا تھا کہ جناب اتنے

کروڑ روپے اس پر لاگت آئی ہے لیکن آپ حیران ہونگے کہ وہ تمام کی تمام تین کروڑ روپے میں ایک فرد کو دے دی گئی ہے۔ اور اس کے ساتھ ظلم تو یہ ہے کہ اونے پونے بیچنے کے باوجود صورت حال یہ سامنے آئی ہے کہ وہاں کے جو مزدور اور افسران ہیں ان کے ساتھ جو معاہدہ ہوا تھا اس معاہدے پر بھی عملدرآمد نہیں ہوا۔ وہ ایک الگ بحث ہے۔ لیکن جناب چیئرمین صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ جہاں پر آپ اپنے اخراجات چلانے کے لئے یا دوسرے منصوبوں کے لئے قومی صنعتوں کو اونے پونے داموں بیچ رہے ہیں وہاں پر جو بنک ہیں اور جو صنعتی ادارے ہیں اور جو قرضے انہوں نے جاری کیئے ہیں اور اس اخباری خبر کی اب تک میری معلومات کے مطابق، کوئی تردید بھی نہیں ہوئی ہے اور پوری تفصیل میں نے ساتھ منسلک کی ہے تو اس میں تقریباً 300 ملین کے جو واجبات ہیں، بڑی مشکل کے باوجود بھی وہ اس ہدف کو پورا نہیں کرسکے جب کہ اس فلور پر وزیر خزانہ صاحب نے یہ کہا تھا کہ ہم تمام واجبات کو وصول کر چکے ہیں، یا اس کے قریب پہنچ چکے ہیں تو میں سمجھتا ہوں یہ ایک اقتصادی مسئلہ ہے اور اس پر بحث کی جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جناب وزیر خزانہ صاحب۔

جناب سرتاج عزیز: جناب چیئرمین صاحب یہ جو اخبار کی خبر آئی تھی یہ ادھوری تھی اور حافظ صاحب نے بھی اس پر تردد نہیں کیا کہ معلوم کریں کہ پوری وجوہات کیا ہیں۔ اس سلسلے میں جو 1991-92ء کا سال تھا اس میں انڈسٹریل بنک کی وصولی کا ٹارگٹ 150 کروڑ تھا، جس میں 120 کروڑ پرائیویٹ سیکٹر کا تھا اور 30 کروڑ پبلک سیکٹر کا تھا۔ 120 کروڑ میں سے بنک نے 113.5 کروڑ یعنی 95% ٹارگٹ جو تھا وہ وصول کر لیا۔ گورنمنٹ کے کھاتے میں جو تین کروڑ تھا وصول نہ ہو سکا۔ کیونکہ وہ دونوں یونٹ جو تھے وہ بند تھے۔ ایک سینتھیٹک کیمکلز اور ایک پاکستان پی وی سی لمیٹڈ یہ دونوں کارخانے گورنمنٹ کے تھے اور 1982-83ء سے بند تھے۔ اور وہ struck off تھے۔ اب پہلی دفعہ پرائیویٹائزیشن کے عمل کی وجہ سے کم از کم جو پاکستان پی وی سی لمیٹڈ ہے یہ پرائیویٹائز ہو گیا ہے

لیکن جو نیا مالک ہے اس کو 30 جون 1993ء تک کی مہلت دی گئی ہے کہ وہ یہ قرضے ادا کرے اور وہ قرضے جو پھنسے ہوئے تھے وہ اب پرائیویٹائزیشن کی وجہ سے اگلے سال میں آنا شروع ہو جائیں گے تو اس دوران ان کا ٹارگٹ تھا، یہ خیال تھا کہ شاید یہ پہلے بک جائے تو کچھ نہ کچھ رقم آجائے لیکن وہ اس لئے نہیں آئی اور یہ کوئی definite نہیں ہے - یہ ٹارگٹ تھا اس امید پر کہ پرائیویٹائزیشن کب ہوگی- جو دوسرا یونٹ ہے سینتھٹیک کیمکلز وہ under liquidation ہے - ہائی کورٹ کی سرپرستی میں جب liquidation طے ہو جائے گی تو جو رقم اس کو sale کرکے وصول کرکے وہ ہو جائے گی تو وہ اس کو مل جائیگی جو انڈسٹریل بنک کا حقیقی ٹارگٹ ہے وہ پرائیویٹ سیکٹر کے قرضے ہیں اور اس میں نہ صرف اس سال اگر جون 1989ء کی پوزیشن دیکھیں تو اس وقت کی وصولی کا پرسینٹیج current dues کا 49% تھا اور وہ پچھلے سال جون 1991ء تک 85% اور پچھلے سال 78 تو اس میں کافی improvement آئی ہے تو یہ کہنا کہ اس کی وصول default ہوگئی ہے صحیح نہیں ہے جو گورنمنٹ سیکٹر کے struck off قرضے ہیں ان کا الگ مسئلہ ہے اور وہ ہم نے پرائیویٹائزیشن کے بعد، جیسے میں نے last time بیان دیا تھا کہ چلتن گھی جس کا ذکر کر رہے ہیں- اس کا جے figure پوری طرح یاد نہیں ہے لیکن تین کروڑ کی فیکڑی تھی اور out standing liability تقریباً نو دس کروڑ تھی تو وہ ظاہر ہے کون خرید کر واپس کرے گا جب مل تین، چار پانچ کروڑ کی ہے تھوڑی سی liability وہ کرتا ہے باقی کو write off

جہاں تک ان کی اس موشن کا تعلق ہے یہ صحیح facts پر based نہیں ہے اور میں یہ گزارش کروں گا ممبران صاحبان سے کہ جو اخبار میں خبر آئے بھی تو اس میں تھوڑی سی محنت کر کے مجھ سے پوچھ لیں متعلقہ منسٹری سے پوچھ لیں کہ اصلی حقیقت کیا ہے تاکہ اس میں ایوان کا وقت ضائع نہ ہو-

حافظ حسین احمد: جناب چیئرمین صاحب میرے خیال میں وزیر خزانہ صاحب نے اس کا تو اعتراف کر لیا کہ سرکاری شعبے کی میں نے بات کی تھی کہ سرکاری شعبے کے

ذمہ تین کروڑ روپے واجبات ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر وہ پرائیویٹ سیکٹر میں دی ہیں تو اس کے بعد پھر یہ میں سمجھتا ہوں کسی نہ کسی حد تک یہ تحریک التوا صحیح بنتی ہے جو اخبار نے خبر دی ہے اس کے مطابق یہ ہے کہ جو سرکاری شعبہ ہے اس کے ذمہ جو وصولی ہے اس میں کافی کمی ہوئی ہے اور اگر وزیر صاحب اس کی یقین دہانی کرائیں گے کہ اس سلسلہ میں کہ جو واجبات ہیں اس کی ادائیگی کے لئے بلاتخصیص کارروائی کریں گے تو میں اسے پریس نہیں کرونگا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جناب سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز: جناب اس میں جو بنیادی بات ہے وہ یہ ہے کہ بنک کا کام DFI's کا اصلی نام سرکاری شعبوں کو قرضے دینا نہیں ہے - درمیان میں، 1980ء میں انہوں نے کچھ دے دیئے تھے اب کوئی نہیں دے رہے - جو بنک کی کارکردگی اگر ان کی پبلک سیکٹر میں وصولی کم ہے اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ بنک کی کارگزاری پر اثر پڑ رہا ہے اس پر انڈسٹریل بنک کی سالانہ رپورٹ لائبریری میں موجود ہے ، منسٹری میں موجود ہے اگر اس پر تخمینہ کرنا چاہتے ہیں تو اس کو پوری طرح دیکھیں۔ پبلک سیکٹر کے بارے میں جو کارگزاری ہے اور struck off قرضہ ہے - اس پر جو ہم پرائیویٹائزیشن کا عمل ہے اور وہی اس کا علاج ہے اور اس پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جی وہ اونے پونے میں چاہتا تھا کہ اگر حافظ صاحب کسی کو کہتے کہ وہ جو اونے پونے بیچ رہے ہیں اس کو زیادہ خرید لیں کیونکہ ہم اشتہار دیتے ہیں اور کھلم کھلا کرتے ہیں تو اس لئے وہ یقین دہانی تو کیا ہم تو عمل سے یقین دہانی کر رہے ہیں کہ جو سو یونٹ تھے اس میں سے 72 بیچ چکے ہیں۔ بیچے ہیں ہم نے جس قیمت سے ہیں اس سے زیادہ کی liabilities ہم سے ٹرانسفر کر دی ہیں۔ جو انشاء اللہ اب وصول ہونا شروع ہو جائیں گی۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ،

This motion is not admisible.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ڈاکٹر ریحان صاحب، آن پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر محمد ریحان: جناب یہ سرتاج عزیز صاحب نے ابھی جو فرمایا کہ جب بھی کوئی ایسی خبر آجاتی ہے تو پھر وہ تحقیقات کے لئے منسٹری سے پوچھا جائے تو میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہر منسٹر صاحب کے ساتھ پبلک ریلیشنز آفیسر ہوتے ہیں اور ایک طرف سے کوشش کی جائے واقعی اس طریقے سے بڑا ایوان کا کافی قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات جو ہے وہ غلط خبر جو ہوتی ہے وہ واقعات اور حقائق پر مبنی نہیں ہوتی تو پبلک ریلیشنز آفیسر کے جو ہیں وہ باقاعدہ ان کو پڑھ کر میرے خیال میں دوسرے تیسرے دن جب بھی جلدی ممکن ہو سکے وہ صحیح واقعات کے متعلق خبر دیا کریں اور اس سلسلے میں جناب آپ کے ذریعے اور سینٹ کی طرف سے اخبارات کو ایک اپیل بھی جاری کی جائے کہ وہ ویریفیکیشن کر کے خبریں چھاپ دیا کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب تشریف رکھیئے مہربانی، چونکہ یہ موشن ایک اخباری خبر پہ منحصر تھی اور جو حقائق سرتاج عزیز صاحب نے پیش کئے وہ حقائق اور اعداد و شمار بالکل cogent ہیں لہذا میں اس کو رول آؤٹ کرتا ہوں جی۔ آئٹم نمبر 3-

چوہدری امیر حسین: جناب میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں، قبل اس کے کہ باقاعدہ ایجنڈا آئٹم نمبر 3 لی جائے جناب کل کیبنٹ میٹنگ ہے اور میں یہ جناب سے گزارش کروں گا کہ سینس لی جائے ہاؤس کی کہ کل سیٹنگ کس وقت رکھی جائے سینٹ کی کیونکہ شام کو چیئرمین صاحب نے شاید افطاری کا کہا ہوا ہے سب دوستوں کو اور مارننگ کو کیبنٹ میٹنگ ہوگی اور اگر ہاؤس اپروو کرتا ہے تو فیڈرل منسٹرز تو وہاں جائیں گے تو کچھ منسٹرز آف سٹیٹ ہیں جو وہ سارے تو نہیں جاتے ناں جناب کچھ کو انوائیٹ کیا جاتا ہے - اگر ہاؤس اجازت دے تو صبح ہی رکھ لیا جائے اور منسٹرز آف سٹیٹ fully prepare ہو کر آئیں گے جو بزنس ہوگا ہاؤس کا اس کے لئے -

I personally feel that instead of Cabinet Ministers if Ministers of State

come fully prepared,

تو کل میرے خیال میں question Hour بھی ہوگا اور اس کے ساتھ بعد میں private members Day کے آئٹم بھی لئے جائیں گے ، تو اس کے لئے اگر وہ تیار ہوں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ دس بجے ہم میٹنگ شروع کر لیں گے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ہاں دس بجے ٹھیک ہے جی ٹھیک ہے ۔

حافظ حسین احمد: جناب چیئرمین صاحب میں نے اپنی تحریک التوا پر زور نہیں دیا تھا تو اس پر آپ نے کہا کہ ruled out آپ نے جو اس تحریک التوا پہ رولنگ دی ہے میں نے تو اسے پریس نہیں کیا تھا۔

Mr. Presiding Officer: O.K. then it is disposed of as not pressed. Now item No. 3, Brig. Malik Muhammad Hayat Sahib.

MOTION UNDER RULE 171 (1)

Malik Muhammad Hayat: Mr. Chairman, I beg to move that under sub-rule (1) of rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the time for presentation of report of the Standing Committee on the Pakistan Environmental Protection (Amendment) Bill, 1992, be condoned till today.

Mr. Presiding Officer: It has been moved by Brig. (Retd) Malik Muhammad Hayat that under sub-rule (1) of rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the

time for presentation of report of the Standing Committee on the Pakistan Environmental Protection (Amendment) Bill, 1992, be condoned till today.

(The Motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried and the delay is condoned. Now Brigadier Sahib please present your report.

Report Re: Pakistan Environmental Protection (Amendment) Bill, 1992 Passed.

Malik Muhammad Hayat: Mr. Chairman, with your permission, I present the report of the Standing Committee on the Pakistan Environmental Protection (Amendment) Bill, 1992.

Mr. Presiding Officer: The report stands presented. Item No. 4(a), Mr. Anwar Saifullah Khan.

Motion Under Rule 87(2)

Mr. Anwar Saifullah Khan: Sir, I beg to move:

That the requirement of sub-rule (2) of rule 87 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, in

regard to the Bill to amend the Pakistan Environmental Protection (Ordinance) 1993, [The Pakistan Environmental (Amendment) Bill, 1992], be dispensed with.

Mr. Presiding Officer: It has been moved:

"That under sub-rule (2) of rule 87 of the Rules of the Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, in regard to the Bill to amend the Pakistan Environmental Protection (Ordinance) 1993, [the Pakistan Environmental (Amendment) Bill, 1992], be dispensed with.

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried. Next.

Mr. Anwar Saifullah Khan: I beg to move:

That the Bill to amend the Pakistan Environmental Protection (Ordinance), 1993, [the Pakistan Environmental (Amendment) Bill, 1992], as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جناب اس کے details آپ بتائیں گے بعد میں پٹ کریں گے ناں details تھوڑی سی بتا دیں۔

جناب انور سیف اللہ خان: جناب یہ ایک اینڈنٹ ہے اس آرڈیننس میں
پہلے انوائرمنٹ پروٹیکشن کونسل کے چیئرمین صدر پاکستان ہوتے تھے - پچھلے سال جب
انہیں درخواست کی گئی کہ یہ کونسل کی میٹنگ چیئر کریں تو انہوں نے ڈائریکٹ کیا کہ
چونکہ وزیراعظم چیف ایگزیکٹو ہیں اور اس سلسلے میں تمام کارروائی فیڈرل گورنمنٹ نے کرنی
ہوتی ہے اس لئے وزیراعظم پاکستان اس کونسل کو چیئر کریں- جناب یہ امنڈمنٹ پیش کی
گئی ہے کہ پریذیڈنٹ کی جگہ وزیراعظم کو انوائرمنٹ پروٹیکشن کونسل کا چیئرمین بنایا جائے
اور جناب یہ ایک آرڈیننس کے ذریعے کیا گیا تھا اور اب وہ آرڈیننس ایکسپائر ہو رہا ہے
اس لئے ہماری گزارش ہے کہ اگر ہاؤس اس کو منظور کرے تو یہ نیشنل اسمبلی کو پھر
بھیجا جا سکتا ہے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ، کوئی اور صاحب اس پر بولنا چاہیں گے -

It has been moved:

> That the Bill to amend the Pakistan Environmental Protection (Ordinance) 1993, [The Pakistan Environmental (Amendment) Bill, 1992], as reported by the Standing Committee be taken into consideration.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Now we take clause by clause. The question is:

> That clause 2 do form part of the Bill.

(The motion carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 2 forms part of the Bill. The question is:

> That short title, Preamble and clause 1 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Short title, Preamble and Clause 1 form part of the Bill. Minister Sahib, next 4 (c).

Mr. Anwar Saifullah Khan: Sir, I beg to move:

> That the Bill to amend the Pakistan Environmental Protection Ordinance, 1983, [the Pakistan Environmental Protection (Amendment) Bill, 1993], be passed.

Mr. Presiding Officer: It has been moved:

> That the Bill to amend the Pakistan Environmental Protection Ordinance, 1983 [the Pakistan Environmental Protection (Amendment) Bill, 1993], be passed.

(The Bill was passed)

Mr. Presiding Officer: The Bill is passed.

سید اقبال حیدر: سر ویسے correction کر لیں- typographical error ہے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں وہ میں نے ٹھیک کر دی ہے میں نے 93 پڑھا ہے - اگلی آئٹم جی- آئٹم نمبر -5

شیخ رشید احمد: مین نے وہ پیش کر دیا تھا-

The National Archives Bill, 1993 _____ passed

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب شیخ صاحب آپ کچھ ارشاد فرمائیں گے - اس پر بحث جاری تھی-

شیخ رشید احمد: کل میں نے اس پر عرض کر دیا تھا کہ یہ ہم نے اس لئے کیا ہے کہ

(1) for scientific and systematic preservation of historical record,

(2) determination of excess period or, Sir, to control

indiscriminate destruction of public record, to create awareness among the people about the history and the development of our nation.

یہ main وجہ تھی یہ کل میں نے عرض کر دیا تھا۔ کل پیش کر دیا تھا تو اب اس پر ......

Syed Abdullah Shah: Mr. Chairman, Sir, may I say few words. Sir, the object for bringing this to the House and passing it is very laudable. I have no difference of opinion on that account but because unfortunately, legislation is done here in a great hurry and not much attention is paid as to what is being drafted. And I have really serious doubts about the competency of the draftsman that is working with the Federal Law Department. So, there are several lacunas in this Bill. for example, this has to apply to the authority through out Pakistan but there is no mention in the entire Bill about the Provincial Assemblies. They say Parliament of Pakistan, yes but Provincial Assemblies, are exclude. So, I will also move an amendment. Before I do that I will request the honourable Minister that this may be sent to the concerned committee where we can discuss. It is not very important to pass it now, so, let's draft it properly. There are obvious lacunas in this Bill. Therefore, it may not be taken now, refer it to the committee.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی شیخ صاحب۔

شیخ رشید احمد: جناب چیئرمین صاحب! پہلے ہی اس پر اتنا سارا وقت گزرا ہوا ہے اور انہوں نے جو ترامیم دی ہیں وہ ابھی مجھے ملی ہیں۔ جب کلاز بائی کلاز ریڈنگ کریں گے تو میں اپنی اس پر گزارشات پیش کرتا جاؤں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جوایک وقت ہے اس کے اندر اس کو پاس ہونا ہے اور یہ اتنے ٹائم کے بعداس جگہ یہ بل پہنچا ہے ۔ آٹھ دس سال کے بعد تو اس پر ذرا ......

سید عبداللہ شاہ: آٹھ دس سال ہم نے تو نہیں لگائے ہیں۔ آپ ابھی لائے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: تو اب یہ کلاز بائی کلاز پر کرنا چاہیں گے ۔

سید عبداللہ شاہ: ٹھیک ہے ۔ میری وہ امنڈمنٹ ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سید عبداللہ شاہ صاحب آپ کی امنڈمنٹ کا نوٹس آج ہی ملا ہے ۔This should go to the concerned committee اور غالباً معیاد بھی شاید پوری نہیں ہے ۔

شیخ رشید احمد: کوئی بات نہیں ہے اگر تھوڑا تھوڑا کرنا چاہیں تو کر لینے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اگر آپ پھر بھی کرنا چاہیں تو ......

سید عبداللہ شاہ: نہیں سر اگر تھوڑا سا ....

Sir, there are very useful amendments and I will request you, Mr. Chairman, you have the powers to relax the rules and permit me

to move the amendments, then it is up to the Government to see that.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Yes allowed چلیں جی۔ عبداللہ شاہ صاحب آپ نے پہلے اس میں لکھا ہے کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے - اس پر آپ بولنا چاہیں گے -

سید عبداللہ شاہ : پہلے میں نے ریکوئسٹ کر دی ہے -

Mr. Presiding Officer: It has been moved:

That the National Archives Bill, 1993, as passed by the national Assembly, be referred to the Standing Committee concerned.

(The motion was negatived)

Mr. Presiding Officer: The amendment is rejected. It has been moved:

That the Bill to provide for the custody and preservation of public records of Pakistan and archival materials of historical and national significance to Pakistan [the National Archives Bill, 1993], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

(The motion was carried)

Syed Abdullah Shah: Sir, "Ayes" has been said with his raised hands by the Leader of the House.

Mr. Presiding Officer: The motion is carried and the Bill is taken into consideration.

جناب اب سیکنڈ ریڈنگ ہوگی۔

The question is:

That clause 2 do form part of the Bill.

چوہدری عبدالغفور: اس میں کوئی امنڈمنٹ تو نہیں ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اس پر انہوں نے امنڈمنٹ دی ہے ۔ جناب آپ اس پر بولنا چاہیں گے ؟

سید عبداللہ شاہ: جی۔

چوہدری عبدالغفور: ویسے تو under the rules اس پر پراپر نوٹس نہیں ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں نے شروع میں allow کر دیا تھا۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Shah Sahib please, go ahead.

Syed Abdullah Shah: Sir, I move:

> that in clause 2, in paragraph 3, after the words "Federal Parliament" occurring in the second line the words "Provincial Assemblies" be inserted.

Now, kindly read clause 'd' that defines public office. Public office means any ministry, division, department, Federal Parliament, commission, board, corporation, agency, local authority or any other office of the Government of the Federation and includes such office or corporation or other bodies of the Federal Government, that may, by notification in the official gazette be declared to be a public office. Sir, my submission is that this definition is incomplete. There are archives record of the Provincial Assemblies also.....

And through this definition 'Provincial Assemblies' are not included. You have only mentioned the Federal parliament, so my amendment is that after the word 'Parliament' please include 'Provincial' Assemblies' also. This is a national body, not national organization and they will have to look after the records of it through out Pakistan which include the Provincial Assemblies also.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب شیخ صاحب۔

شیخ رشید احمد: جناب چیئرمین صاحب جو صوبائی اسمبلیاں ہیں وہ اپنے اپنے archives کا بل لا رہی ہیں on this same pattern جی او ران کے اپنے own archives departments ہیں تو اس لئے ہمارے لئے مناسب نہیں ہے - یہ فیڈرل گورنمنٹ کا ہے اس لئے وہ ہم نے نہیں کیا اور یہ ضروری بھی نہیں ہے -

Mr. Presiding Officer: So, the amendment has been moved:

That in clause 2, in paragraph 3, after the words 'Federal Parliament' occurring in the second line the words 'Provincial Assemblies' be inserted.

چوہدری عبدالغفور: جناب یہ پوچھ لیں کہ پریس کرتے ہیں یا نہیں۔

Syed Abdullah Shah: Sir, I am pressing because I do not know whether the Provincial Government is passing a separate law in this regard.

(The motion was negatived)

Mr. Presiding Officer: The amendment is rejected. The question is:

That clause 2 and 3 do form part of the Bill.

جناب عبداللہ شاہ صاحب آپ کی امنڈمنٹ ہے جی آپ اس کو پریس تو نہیں کرتے -

Syed Abdullah Shah: Sir, I have not pressed but let me try to bring this fact to the notice of honourable Minister, that if he thinks fit he can change the law accordingly. Now Sir, in clause 4, on the Advisory Board, they are having 15 members and out of only 2 will be from the Parliament. My amendment was that there should be 6 elected members out of 15, two each from the National Assembly and Senate and one from each Province. In that way we make this board more representative in character and to respect the wishes of the people elected representatives should be put on this board. They have not given any qualifications, who are going to be the members of the board. They have not given the qualifications who is going to be the Chairman of the board or the Managing Director. So, I will also suggest it through an amendment that their qualifications should please be ascertained by the rule making power given to the government under this very Act. So, these facts I want to bring to the notice of the Minister to make the law proper and more workable. It is for him to consider. These are my suggestions. So, I am not pressing the amendments because these are the things you kindly consider.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وزیر صاحب۔ پروفیسر خورشید پوائنٹ آف آرڈر پر۔

پروفیسر خورشید احمد: جو تجویز دی ہے شاہ صاحب نے ، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی معقول ہے اور وزیر صاحب کو اس کے اوپر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے اس لئے کہ اس سے آپ کے بورڈ کا کریکٹر بہترہو جائے گا اس پر غور کر لیں تو بہتر ہے - میں تائید کرتا ہوں اس کی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی شیخ رشید صاحب۔

شیخ رشید احمد: اس وقت تو میں سمجھتا ہوں ہم نے دو ممبر رکھے ہیں ایک نیشنل اسمبلی سے اور ایک سینٹ سے لیکن جتنے زیادہ لوگ ہوں گے اس سے فائدہ ہوگا نقصان نہیں ہے - اس وقت یہ پاس کر لیں بعد میں چیک کر لیں گے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی فصیح صاحب۔

سید فصیح اقبال: جی جناب میں بھی اسی پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں لیکن بتانا یہ چاہتا ہوں چونکہ اس پر میرا امنڈمنٹ نہیں ہے لیکن یہ بڑی اچھی تجویز ہے لیکن جب بھی ہاؤس میں کسی نے وعدہ کیا ہے بڑی مشکل سے ایفا ہوا ہے لہذا اس کے لئے ضروری ہے - مسئلہ یہ ہے کہ کچھ تجویزیں ایفا ہوئی ہیں لیکن اب یہ ہے کہ نیشنل ہائی وے کونسل نے کہا تھا ہر صوبے سے لیں گے لیکن جب وہ بل پاس ہوا تو ایک قومی اسمبلی سے اور ایک سینٹ سے ، 4 نہیں لئے ، اس سے یہ ہوتا ہے کہ ہمارے اپنے درمیان بھی اور جو ہم یہاں سینٹ میں بیٹھے ہیں اور نیشنل اسمبلی میں آپ پارلیمنٹ کو undermine نہ کریں پارلیمنٹ کی پوری نمائندگی کریں- میں ان کی تائید کرتا ہوں یہ ہونا چاہیئے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے جی-

The question is:

That claluse 2 and 3 do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted and clause 2 and 3 form part of the Bill.

The question is:

That clauses 4 to 13 do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Abdul Rahim Khan Mandokhel: Point of order.

Mr. Presiding Officer: Point of order.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ بات میں نہیں سمجھا ہوں یہاں آپ نے کیا کلاز 8؟

provided their public record having a bearing on national security including the records of the Intelligence Agencies shall be made available within 20 years of their creation.

یہاں آیا ہے کلاز 8 میں (صرف اپنے طور پر سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں) اور آپ کے نوٹس میں لا رہا ہوں کہ کیا اس میں contradiction تو نہیں ہے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مندوخیل صاحب کلاز پاس ہو چکی ہے اس لئے اس پر بحث موزوں نہیں ہے -

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جب آپ نے ہاؤس کے سامنے رکھی ہے تو ہمیں یہ حق تھا کہ اس پر بحث کریں جناب والا! سکینڈ ریڈنگ کے معنی یہ ہیں کلاز بائی کلاز لیکن ہر کلاز جو سامنے آتی ہے اس پر بحث کا حق بنتا ہے لیکن یہاں آپ نے کلاز 4 سے لیکر 13 تک رکھیں اور ایک دم آپ نے کہا جو حق میں ہے ، آئے تو اس لئے میں عرض کر رہا ہوں کہ آپ نے ذرا تیزی کی ہے - پھر بھی میں آپ کی توجہ اس شق کی طرف لا رہا ہوں جو ابھی تک پاس نہیں ہوئی ہے -

چوہدری عبدالغفور : میں چھوٹی سی عرض کردوں جی کہ بل کے پاس ہونے میں دو تین مراحل ہوتے ہیں- ایک جب immediate consideration کے لئے ہوتا ہے جو ممبر اس کو اپوز کرتے ہیں، اس کی جنرل پالیسی پر وہ بول سکتے ہیں- اس کے بعد کلاز بائی کلاز پر صرف وہی آدمی بول سکتا ہے - جس نے ammendment دی ہو- اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اب یہ وقت گزر چکا ہے ، اس کو بعد میں دیکھ لیں گے آپ کی تسلی کے لئے -

Mr. Presiding Officer: The question is:

That Short title, Preamble and clause 1 do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried and short title, Preamble and clause I form part of the bill. Next item No. 6.

Sheikh Rashid Ahmed: Mr. Chairman, Sir, I beg to move:

That the Bill to Provide for the custody and preservation of public records of Pakistan and Archive materials of the historical and national significance to Pakistan (The National Archives Bill, 1993), be passed.

Mr. Presiding Officer: The question is:

That the Bill to provide for the custody and preservation of public records of Pakistan and archival materials of historical and national significance to Pakistan (The National Archives Bill, 1993), be passed.

(The Bill was passed)

Mr. Presiding Officer: The Bill is passed.

Item No.7, Mr. Ijaz-ul-Haq Sahib, on his behalf.

c88E The West Pakistan Minimum Wages for Unskilled workers (Amendment) Bill, 1993-Passed.

Ch. Abdul Ghafoor: Sir, I move that Bill further to amend the West Pakistan Minimum Wages for Unskilled Workers Ordinance, 1969 (The West Pakistan Minimum wages for Unskilled Workers (Amendment) Bill, 1993), as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

جی میں اس پر مختصراً عرض کرنا چاہوں گا جی- یہ جو un-skilled labour کی minimum wages مقرر ہوئی تھی 1969ء میں، یہ وقتاً فوقتاً بڑھتی رہی لیکن اس کی ڈیمانڈ کے تحت پرائم منسٹر صاحب مختلف تنظیموں سے ملے اور اس کے لئے ایک شیڈول دیا گیا- یہ 1500 روپے ماہوار ہے - اور اس کے ساتھ ہی ہاؤس رینٹ اکاموڈیشن وغیرہ کی deduction کے لئے ، ٹرانسپورٹ کے لئے ، ہر سال اس شیڈول میں دیا گیا ہے - اس کے مطابق یہ تجویز ہے - بہت اچھی legislation ہے unskilled labour کے لئے تاکہ ان کو کچھ relief مل سکے گا- اور اس مہنگائی کے دور میں یہ ایک بہتر تجویز ہے میرا خیال ہے کہ نیشنل اسمبلی نے بھی اس کو unanimously0 پاس کیا- اور یہاں بھی یہ فاضل ممبران سے استدعا ہے کہ اس کو پاس کریں- تاکہ یہ قانون اس پر لاگو ہو اور un-trained labour اس سے استفادہ حاصل کر سکیں-

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب سید عبداللہ شاہ صاحب آپ کا کچھ اس پر ہے - پیر عباس شاہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر-

سید عباس شاہ: ایک explanation وزیر قانون صاحب سے مانگوں گا- کہ کسی

قانون کے تحت with retrospective effect یعنی پرانی تاریخ سے benifit provide کئے جا سکتے ہیں؟ اس پر میں clarification مانگوں گا۔

چوہدری عبدالغفور: With retrospective effect اگر کوئی rights دیئے ہوں تو دیئے جا سکتے ہیں under the legislation لیکن کسی کو یہ rights اگر پہلے ہی حاصل ہوں تو اس سے واپس نہیں لئے جا سکتے - لیکن جو مراعات آپ کو دی جاتی ہیں اس کے لئے کوئی قانون موجود ہو تو With retrospective effect دی جا سکتی ہیں۔

سید عباس شاہ: یہ پوچھنا تھا clarification کے لئے کہ جو لوگ یہ چیز دیں گے - ان کی رائے یا وہ لوگ جو suffer کر رہے ہیں یعنی ایک سے ایک حق لیا جا رہا ہے دوسرے کو دیا جا رہا ہے -with retrospective effect اس پر میں جناب clarification مانگ رہا ہوں۔ مطلب ہے جناب کہ employer نے دینا ہے so he suffers اور labour نے لینا ہے - ایک طرف تو آپ ٹھیک ہیں کہ ایک آدمی کو اگر حقوق دیئے جائیں۔ اگر گورنمنٹ دیتی تو دوسری بات ہے If the Employer is a party اس سے ایک benifit لیا جا رہا ہے - اس وقت جبکہ اس نے goods manufacture کرلی ہوں اور goods کا جو consumers کو پاس کرنا ہے اس کا effect آپ اس پریڈ سے کر رہے ہیں۔ تو میرے خیال میں میری اپنی رائے یہ ہے کہ legally یہ اس کے حق کو آپ infringe کر رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب وزیر قانون

Ch. Abdul Ghafoor: Sir, it is entirely within the competence of the legislature and I say that you will see that it shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect from the first day of the July, 1992, since it was initiated and' it is

being enforced. When it was to be enforced there is no ambiguity. Legislature can do this act and that is within the competence of the legislature.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد: شکریہ۔ جہاں تک یہ 1500 روپیہ کا تعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو اسلامی جمہوری اتحاد نے الیکشن لڑا تو اس وقت انہوں نے اعلان کیا تھا کہ کم از کم تنخواہ ہم 3000 روپے کریں گے ۔ میں سمجھتا ہوں۔ کیا 1500 روپے بنیادی تنخواہ ہے ۔ یا تمام کی تمام ملا کر۔ کیونکہ یہ جو کر رہے ہیں کہ کسی بھی فیکٹری میں یا کسی بھی جگہ پر کم از کم 1500 روپے دیئے جائیں۔ اور خود حکومتی محکموں میں جو بیسک تنخواہ ہے ، وہ 1500 روپے سے کم ہے اور اگر یہ basic 1500 روپے رکھیں گے ، تو اس پر ہمیں بتایا جائے اور اگر تمام الاؤنس ملا کر 1500 روپے کریں گے تو basic پر نہیں ہوگا۔ اور پھر اس کا اطلاق جو نجی کمپنیاں ہیں جہاں دوسرے الاؤنسز نہیں ہیں وہاں پر اس کا اطلاق کیا ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی کم ہے کہ اس مہنگائی کے دور میں صرف ایک خاندان کیلئے آپ 1500 روپے کے حساب سے رکھیں گے ۔ تو 50 روپیہ دن کا بنے گا۔ اب آپ بتائیں وزیر خزانہ صاحب کو بلائیں اور اس سے کہیں کہ تین چار افراد کے خاندان کے لئے وہ ایک دن کے لئے 50 روپے کا صبح کا کھانا نہیں صرف سحری اور افطار کے لئے بجٹ بنا کر دیں۔ آخر انہوں نے کپڑا بھی پہننا ہے ، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل کم ہے ۔ اور یہ بھی بتایا جائے کہ یہ basic pay پر ہے یا تمام allowences کے ساتھ ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وزیر صاحب آپ کی مومنٹ کتنی ہے ۔ جی شاہ صاحب

Syed Abdullah Shah: Sir, I will make my submission. The

Minister can wind up later on.

Mr. Presiding Officer: Yes, please.

Syed Abdullah Shah: Sir, my objection on this bill is that, still, from where they have brought this West Pakistan? There is no West Pakistan any more. When they were amending the law they should have at least taken care of the proper nomenclature of the Act. It is that you should change its nomenclature because there is no West Pakistan and as Act which is applicable to West Pakistan cannot be made applicable to the whole of Pakistan. So, Sir, again, the fault is on the part of the Draftsman that there is no West Pakistan. There was an Ordinance in 1969 which is still continuing. I will impress upon the Law Minister to stop legislation through Ordinances and wherever there are Ordinances they should be converted into Acts and they should be properly named. There is no existence of West Pakistan anymore. There was East and West Pakistan and it does not exist anymore. So, how can you call any Act as West Pakistan Act or West Pakistan Ordinance? This is my objection.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب وزیر قانون صاحب۔

چوہدری عبدالغفور: پہلے ان کو بولنے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اچھا جی مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب چیئرمین اس بل میں جو بات ہے - حقیقت یہ ہے کہ ہماری سوسائٹی، ہمارے ملک میں مہنگائی اس stage پر پہنچ گئی ہے - افراط زر اس stage پر پہنچ گئی ہے کہ 1500 روپے ماہانہ سے ایک عام خاندان پانچ افراد کا بالکل کم سے کم گزارہ بھی نہیں ہوتا- بہرحال یہ کوشش کی گئی ہے - بل لایا گیا ہے - اسوقت یہ ہم غنیمت سمجھتے ہیں- یعنی یہ بہتر ہے - باقی اس کے technical یا جو drafting میں دوسرے مسئلے ہیں- ہونا یہ چاہیئے تھا کہ کم از کم جیسے حافظ صاحب نے جو فرمایا کہ سب پارٹیوں نے وعدہ کیا تھا کہ 3000 روپے کم از کم بلکہ سونے کے بارے میں ایک تولہ سونا، کم از کم رکھا گیا تھا- ہونا یہ چاہیئے تھا- بہرحال جو ابھی کوشش ہوئی ہے یہ بہتر ہے اور اس کو پاس ہونا چاہیئے اور بعد میں اس میں اضافہ کیا جائے - البتہ جو یہاں انہوں نے دیا ہے یہ basic نہیں ہے - including the allowances دیا ہے -basic نہیں ہے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ جی اعجاز الحق صاحب-

جناب محمد اعجاز الحق: سب سے پہلے تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں- یہ اسلامی جمہوری اتحاد کے منشور میں بھی تھا- اور کہا تھا کہ ہم کم از کم تنخواہ کو 3000 ہزار روپے تک لے جائیں گے اور یہ اسی سمت پیش رفت ہوئی ہے - اور یہ پہلا قدم جو حکومت نے اٹھایا ہے - 18 جولائی 1992ء کو وزیراعظم نے پاکستان بھر سے جو مزدوروں کے راہنما ہیں ان کو بلایا تھا- اور ایک فنانشل پیکج کیا تھا- ان کی مرضی اور منشاء کے مطابق اور ان سے صلاح مشورہ کرنے کے بعد اور میں سمجھتا ہوں کہ تمام پاکستان کے جو محنت کش ہیں انہوں نے اس حکومت کے اقدام کو سراہا ہے - اور اب وہ اس انتظار میں ہیں کہ ہم اس کو فوری طور پر لاء بنا کر لاگو کریں- میں سمجھتا ہوں کہ اس میں جتنی دیر ہوگی اتنی ہی مزدوروں کے اندر بے چینی بڑھتی جائے گی- اور اس سلسلے میں مجھے ہزاروں خطوط آئے ہیں، ٹیلی گرام بھی آئے ہیں، کہ ہم اس میں زیادہ دیر نہ کریں- جو

basic کم از کم wage ہے - چاروں صوبوں میں وہ 650 روپے کم سے کم سے لیکر 1150 روپے تک تھی تمام چاروں صوبوں میں اس کو برابر 1500 روپے پر لاکر اور یہ کم از کم وتیج unskilled ورکرز کی ہے - اور مراعات شامل ہوں گی جو کہ دوسری مراعات ہوتی ہیں۔ دوسرا جو یہاں کہا گیا ہے کہ اس کو west Pakistan کیا جائے - اگر یہاں اس کو تبدیل کریں گے تو substantive time law جو ہے

The West Pakistan Minimum Wages for Unskilled Workers Ordinance, 1969 will have to be amended also, and the words 'West Pakistan' wherever occurring in the Ordinance substituted to read 'Pakistan' it would not be appropriate at this time to do that.

چونکہ اس میں بہت زیادہ دیر ہوگی۔ اور اس کے لئے ہمیں nomenclature amend کرنا پڑے گا۔ without amending the main law. تو اس کے ساتھ ہم نے جو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ وزیر قانون بھی اس کو تھوڑا بیان کریں گے کہ بہت سے ایسے اور بھی Laws ہیں۔ جن کے اندر یہ "West Pakistan" words استعمال کیا گیا۔ اگلی لیبر پالیسی لانے کے ساتھ ساتھ ایک جو قدم ہم نے اٹھایا ہے وہ یہ ہے کہ ایک ہم کمیشن قائم کر رہے ہیں جو کہ سپریم کورٹ کے جج کے equivalent اس کا چیئرمین ہوگا جو کہ تمام لاز کو ریویو کرکے اور حکومت کو یہ تجویز پیش کرے گا یا حکومت کو سفارش پیش کرے گا کہ جو complicated laws ہیں یا جو اس قسم کے lacunas ہیں ان کو ختم کیا جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب کے سب جب اس کے اندر discuss ہوں گے تو ہم اس کو ہٹا لیں گے اور انشاء اللہ جیسا کہ کہا گیا ہے کہ 1500 روپے واقعی آج کل کے inflation کے زمانے میں بہت کم ہیں اور ہمیں بھی اس کا پورا احساس ہے اور ہماری یہ کوشش ہے کہ ہم اس کو اس level پر لے کر آئیں کہ یہاں پر ایک شخص جو ہے وہ عزت کے ساتھ اپنی کمائی جو ہے وہ کر سکے - اس سلسلے میں بہت سی ریسرچ ہوئی ہے - ورلڈ بنک کا بھی ایک سروے ہے ، انہوں نے بھی یہ دیکھا کہ کم سے کم چھ افراد کے خاندان کو کتنا پیسہ چاہیئے کہ وہ

survive کر سکے - وہ بھی تین ہزار سے زیادہ کا level ہے لیکن کہاں پر 650 روپے اور کہاں پر پندرہ سو روپے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو ہم اگر step wise آگے بڑھائیں گے تو اس کو ہم صحیح طریقے سے implement بھی کر سکیں گے اور جن لوگوں نے اسے Implement کرنا ہے وہ بھی اس کو implement کر سکیں گے تو میری یہی گزارش ہوگی کہ تمام جو ہمارے یہاں پر دوست احباب ہیں وہ بھی ہماری مدد کریں اس کو پاس کرانے کے لئے تاکہ مزدوروں کے اندر جو بے چینی ہے اس کو دور کیا جا سکے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: تھینک یو جی- جی جناب وزیر قانون صاحب-

چوہدری عبدالغفور: یہ صحیح ہے کہ ہمارے whole of Pakistan کے لئے بہت سے ویسٹ پاکستان کے لاز جو ہیں-

Those were made applicable under the Constitution also and under the Validation Act and Adoptation by proper amendments,

اور یہ equally valid ہیں اور 270 & 268,269 Constitution's Articles ہیں اس میں اسی طرح various laws جو ہیں

with temporary validation of certain laws permanent validation and adoptation with certain amendments and totally validated and adopted in whole of Pakistan those laws which were passed and adopted and made as Act, in West Pakistan parliament.

اس میں بھی آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ اس کے nomenclature کو amend کرنے کی ضرورت نہیں ہے It will remain as such اور اس کی applicability کے لئے جو ہے

It will extend to the whole of Pakitan that is sufficient so for as this

amemdment goes,

اور وہ لاء اسی طریقے سے تمام پاکستان پر applicable ہوں گے پہلے بھی لاء اسی طریقے سے aplicable کئے گئے اور constitutional provision کے لئے adopt کر کے ان کو validate کر کے adopt کر کے اسی طریقے سے تمام پاکستان کے لئے اپلائی کیا گیا۔ اس لئے میں نہیں سمجھتا کہ اس کے nomenclature کو چینج کرنے سے یا نہ کرنے سے اس ایکٹ کی applicability کے لئے اس کو لاگو کرنے کے لئے for whole of Pakistan کوئی فرق پڑے گا۔ تمام پرویژن کے ساتھ، تمام پاکستان پر لاگو ہوگا اور یہ in order ہے اس میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ جی۔ جی جناب حافظ حسین احمد صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

حافظ حسین احمد: جناب چیئرمین سوا ایک بجے نماز کا وقت ہے پہلے بھی اس ایوان میں ہم نے گزارش کی تھی اور اذان بھی یہاں بند ہے ایوان میں۔ رمضان المبارک کا مہینہ ہے ۔

چوہدری عبدالغفور: ابھی تو بڑا ٹائم ہے ۔

حافظ حسین احمد: کہاں ٹائم ہے جی سوا بجے نماز ہوتی ہے ۔ ہمارے لئے مسئلہ ہے کہ ہم یہاں ......

چوہدری عبدالغفور: سر ڈیڑھ بجے کے لئے ہے کہ ہم ڈیڑھ بجے نماز پڑھیں گے ۔

حافظ حسین احمد: نہیں جی جناب سوا ایک بجے نماز ہوتی مسجد میں۔

(مداخلت)

چوہدری عبدالغفور: ہم ان کی سرکردگی میں، ان کی امانت میں ڈیڑھ بجے نماز پڑھیں گے۔

حافظ حسین احمد: نہیں جی امامت کی بات نہیں ہے - پارلیمنٹ ہاؤس میں ایک مسجد بنائی گئی ہے اور اس میں قومی اسمبلی میں اذان باقاعدہ سنائی دیتی ہے اور میں نے پچھلی دفعہ یہ بات کی تھی اور چیئرمین صاحب نے یہ کہا کہ کس نے بند کی ہے اور وہاں جا کر ہم نے پتہ کیا انہوں نے کہا چابی جو ہے گوہر ایوب صاحب کے پاس ہے ان سے اذان ..... ہمیں پتہ نہیں ہم یہاں قانون سازی میں حصہ لیں یا نماز پڑھیں۔

چوہدری عبدالغفور: ڈیڑھ بجے ....

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بس یہ چھوٹا سا بل پاس کر لیتے ہیں۔

حافظ حسین احمد: جناب آپ کی مرضی ہے، میں نے آپ سے اس کی بات کر لی ہے ظاہر ہے اور یہاں پر ٹائم ڈیڑھ بجے .....

جناب محمد اعجاز الحق: جناب چیئرمین میں ذار گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جناب اعجاز الحق صاحب۔

Syed Abdullah Shah: Mr. Chairman Sir, I am sorry for the observations of the Law Minister. He says it is not necessary to

change the words "West Pakistan". Sir, we used to have Indian Penal Code but when Pakistan came into existence we say Pakistan Penal Code. Sir, there is no such thing like West Pakistan. I think he should change this nomenclature which is necessary. It might create confusion. Then why did you change it from Indian Penal Code to Pakistan Penal Code? Because West Pakistan does not exist and Sir, it has taken them more than twenty years; One Unit was dissolved in 69 or 70 and we are now in 93. They don't get the time to change the word from "West Pakistan", to "Pakistan", I am very sorry for the performance of the Law Department.

چوہدری عبدالغفور: اس پر میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی validity کے لئے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آپ اس کو چیلنج کرنا چاہیں کسی وقت کر لیں لیکن یہ ویسٹ پاکستان کا لاء تھا، پاکستان کا لاء تھا۔ اس میں for the whole of Pakistan جو ایک پارٹ تھا اس کو applicable کیا گیا تھا تمام پاکستان پر اور اس میں ammendment ہو رہی ہیں اس میں legally there is nothing wrong لیکن اس کی amendment جب کرنا چاہیں گے ہم کر لیں گے لیکن اس کے لئے ....

(interruption)

Ch. Abdul Ghafoor: I am taking about the legality.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ درست ہے کہ ویسٹ پاکستان اب کوئی نہیں اس وقت پاکستان ہی ہے ۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: پاکستان ہی ہے -

چوہدری عبدالغفور: جی پاکستان ہے اب لیکن لاز .....

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ویسٹ پاکستان نہیں ہے -

چوہدری عبدالغفور: جو اس وقت کے بنے ہوئے ہیں consititution کی آرٹیکل 269-268 کے تحت validate کئے گئے adopt، کئے گئے as such جب بھی adopted as such کئے گئے for the whole Pakistan اس میں There is nothing wrong so for its legality is concerned.

جناب محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین، پوائنٹ آف آرڈر-

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب محمد ابراہیم خان صاحب آن اے پوائنٹ آف آرڈر-

جناب محمد ابراہیم خان: جناب والا! اس سے پہلے اس ملک میں ویسٹ پاکستان کے نام سے اسلحہ کے لائسنس جاری ہوئے تھے وہ تب کی بات ہے جب ایسٹ پاکستان بھی تھا اور ویسٹ پاکستان بھی تھا- تو validity اس لائسنس کی arms کے لئے ویسٹ پاکستان کے لئے تھی- وہ لائسنس جب رہ گئے اس کی validity ویسٹ پاکستان کی ختم ہوگئی- اب provinces کی بات ہے - وہ لائسنس تب valid ہوگا جب کسی صوبے کا نام اس کے ساتھ ہوگا این ڈبلیو ایف پی، پنجاب، سندھ یا بلوچستان، تب وہ arm valid ہوگا یا لکھا جائے گا پاکستان West Pakistan dose not exit اس لئے اس کی

validity بھی ختم ہو جاتی ہے تو یہاں شاہ صاحب کی یہ بات بالکل جائز ہے اور آپ نے بھی نوٹ کر لیا ہے تو آپ نوٹ فرمائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: شکریہ جی۔ جناب چیئرمین میں بھی اس معاملے میں شاہ صاحب کی پوری تائید کرتا ہوں۔ میرے خیال سے قانونی اعتبار سے بھی یہ ضروری ہے اور otherwise politically بھی اس کی ضرورت ہے کہ جتنے بھی قوانین ویسٹ پاکستان لاز ہیں ان سب میں nomenclature بدل کر کے انہیں پاکستان لاز بنا دیا جائے اور لاء ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ اس معاملے میں جلد از جلد ایکسرسائز کرکے ایک general amendment لا کر کے تمام قوانین میں تبدیلی کرے - اس قانون کوپاس کر لیجیئے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں اسے ہاؤس کو پٹ کرتا ہوں۔

It has been moved:

> that the Bill further to amend the West Pakistan Minimum Wages for Unskilled workers Ordinance, 1969 [The West Pakistan Mimimum Wages for Unskilled Workers (Amendment) Bill, 1993], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried.

Now, the question is:

that clause 2 do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried and clause 3 forms part of the Bill. Now, the question is:

that clause 4 which is scheduled do form part of the Bill.

Mr. Presiding Officer: The motion is carried and clause 3 forms part of the Bill. Now, the question is:

that clause 4 which is scheduled do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried and clause 4 forms part of the Bill. Now, the question is:

That clause 1, short title and preamble do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried and clause 1, short title and preamble form part of the Bill. Next item No. 8. Aijaz-ul-Haq Sahib.

Mr. Muhammad Aijaz-ul-Haq: Sir, I beg to move:

> That the Bill further to amend the West Pakistan Mimimum Wages for Unskilled Workers Ordinance, 1969 [The West Pakistan Minimum Wages for Unskilled Workers (Amendment) Bill, 1993] , be passed.

Mr. Presiding Officer: It has been moved by Mr. Aijaz-ul-Haq, Minister for Manpower and Overseas Pakistanis that the Bill further to amend the West Pakistan Minimum Wages for Unskilled Workers Ordinance, 1969 [The West Pakistan Minimum Wages for Unskilled Workers (Amendment) Bill, 1993], be passed.

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: The Bill is passed. Item No. 9 - Gen. Abdul Majeed Malik Sahib.

The Exclusive Fishery Zone (Regulation of Fishing) (Amendment) Bill, 1993 - passed.

Lt. Gen. (Retd) Abdul Majeed Malik: Mr. Chairman, Sir, I beg to move:

> That the Bill further to amend the Exclusive Fishery Zone (Regulation of Fishing) Act, 1975 [The Exclusive Fishery Zone (Regulation of Fishing) (Amendment) Bill, 1993], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

May I say one word on this, Sir?

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ارشاد فرمائیں۔

لیفٹننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالمجید ملک: اس وقت حالات یہ ہیں کہ اس ایکٹ کے نیچے جو سزا تجویز ہے ان لوگوں کے لئے جو ہمارے territorial waters میں unauthorised fishing کرتے ہیں fishing mainly trallers کرتے ہیں mainly foreign trallers soon ان کے لئے سزا تو ایکٹ میں مقرر ہے جو پانچ سال کی ہے اور ایک کروڑ کا جرمانہ ہے - لیکن جن مجسٹریٹ کے سامنے یہ try ہوتا ہے ان کو پاورز نہیں ہیں more than 3 years اور fifteen thousand تک fine ہے اس کے لئے تو یہ جو بل ابھی آپ کے یعنی ایوان کے سامنے پیش کیا ہے After it has been passed by the National Assembaly اس میں صرف یہ ہے کہ مجسٹریٹ کلاس ون جو ہے وہی اس کو try کریں گے اور ان کو وہ پاورز دی جائیں گی تاکہ maximum punishment وہ دے سکیں- یہ مچھیروں کی اور دوسرے territorial waters کی حفاظت کے لئے ہے - اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسا بل ہے جس سے کسی کو objection نہیں ہونا چاہئے - شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی کسی صاحب نے بولنا ہو۔

جناب منظور احمد گچکی: شکریہ جناب والا! میں اس پر یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ اتنا acute problem ہے کہ بہت زیادہ چونکہ ہمارا تعلق انہی ایریاز سے ہے کہ جو پورا کوسٹل بیلٹ ہے اور اس وقت جس طریقے سے بڑے ٹرالرز آئے ہیں ان ماہی گیروں کو بے بس کر دیا گیا ہے۔ ان کا رزق جو ہے ان سے چھینا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جتنے ٹرالرز پکڑے جاتے ہیں ان کو ضبط کیا جائے اور جو سزا دی گئی ہے وہ اتنی immediate ہو تاکہ اس کا اثر ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو جس طریقے سے رکھا گیا ہے، بڑا خوبصورت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کو پاس کرنا چاہیئے۔

سید فصیح اقبال: جناب چیئرمین صاحب جہاں تک اس بل کی amendment کا تعلق ہے میں ان نقاط سے تو اتفاق کرتا ہوں لیکن جو fishing exclusive zone ہے آپ کی maritime agency بھی بن گئی ہے اور یہ دیکھا گیا ہے کہ ابھی تک maritime agency چونکہ ڈیفنس سے تعلق رکھتی ہے۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کا بھی اس میں کام ہے۔ وہ بعض اوقات ماہی گیروں کو تنگ بھی کرتے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ اپنے deep waters میں جائیں اور انڈیا کے جہاں سمندری حدود ملتے ہیں وہاں بیٹھیں۔ وہ کیا کرتے ہیں کہ وہ جو ہمارا اپنا کوسٹل ایریا ہے جو گوادر کے ساتھ ہے وہ ان کے جہاز یا ان کے steamers اور ان کی جو boats ہیں وہ وہاں ہی ہمارے ہی اپنے جو local trallers ہیں ان کو تنگ کرتے ہیں۔ ان کی مچھلیاں لے لیتے ہیں اور پھر بتاتے ہیں کہ بھئی سیکورٹی زون میں یہ کیوں داخل ہوئے تھے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر منسٹر صاحب ان چیزوں کا بھی خیال رکھیں اس میں کسی کی representation نہیں ہے maritime agency میں۔ کم از کم یا تو پارلیمنٹ کی نمائندگی ہونی چاہیئے۔ مجھے افسوس یہ ہے کہ وہ ایک administrative order پہ ایک سیکورٹی ایجنسی بنی تھی۔ اس کے بعد

یہ بل اب تک آیا نہیں۔ آیا مجھے علم نہیں ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ ہمارے ماہی گیروں کو ایک عرصے سے یہ تکلیف محسوس ہو رہی ہے کہ جس ٹرالر کو ان کی مرضی ہے وہ پکڑتے ہیں، جس کی مرضی نہیں ہے - اس لئے کہ کوریا اور جاپان کے جو ٹرالرز ہیں وہ ہمارے واٹرز میں آکر جو بیس میل کے اندر ہے - بارہ میل کے اندر آجاتے ہیں جس میں کسی صورت میں بھی ان کو نہیں آنا چاہیئے - وہ تمام مچھلیاں جو چھوٹے ماہی گیوں کے لئے ہیں اور وہ ہزاروں سال سے روزی کا سبب بنا ہوا تھا وہ یہاں سے چھین لیتے ہیں اور وہیں سے فریز کر کے وہ export بھی کر دیتے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے fishermen کے لئے اور coastal area کے safeguards کے لئے فوری طور پر ہونا چاہیئے چونکہ یہ subject ہمارے agriculture منسٹری کے تحت ہے ، ان کا بھی اس میں ہاتھ ہونا چاہیئے - اور ہماری عرض یہ ہے کہ وہ MSA کو on blank cheeue دے کر ہمارے سارے ماہی گیروں کے لئے تکلیف وہ نہ بنائیں۔

شکریہ!

لیفٹننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالمجید ملک: جناب چیئرمین! میں گچکی صاحب کا اور فصیح اقبال صاحب کا شکر گزار ہوں۔ ایک نے تو اس amendment کی حمایت کی بلکہ دونوں حضرات نے حمایت کی، دوسری بات جو ابھی سینیٹر صاحب نے فرمائی ہے وہ مچھیروں کے مفاد میں ہی ہے کہ یہ ہم amendment لا رہے ہیں تاکہ کم از کم ان کے جو مالکان ہیں اور اگر ان کو قید کی سزا ملے گی یا اتنے کروڑ کا جرمانہ ہوگا تو یہ ایک big deterrent ہے. جہاں تک MSA یا Maritime security Agency کا تعلق ہے وہ میں سمجھتا ہوں کہ ایجنسی کی execution کا جو کام ہے جو ہمارے کچھ لوگ کرتے ہیں کہ زیادتیاں کر جاتے ہیں۔ اس کی organization میں اس قسم کی کوئی کمی نہیں ہے - میں فاضل ایوان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ نئی fisheries policy ہماری تیار ہے جس میں emphasis دیا گیا ہے کہ جو ہمارے مچھلی پکڑنے والے مچھیرے اور چھوٹے لوگ ہیں ان کے لئے equipment کے لئے ان کے boats کے لئے ان کے لئے سیکورٹی ساری اس میں آرہی ہے - انشاء اللہ وہ جلد ہی پیش کی جائے گی اور ان کا

پوائنٹ جو ہے وہ میں نے صحیح طرح نوٹ کر لیا ہے - یہ صحیح ہے اور اس پر جو کچھ
بھی ہوسکتا ہے ہم کریں گے -

Mr. Presiding Officer: Thank you. Now, the question before the House is:

> That it has been moved that the Bill further to amend the Exclusive Fishery Zone (Regulation of Fishing) Act, 1975 [The Exclusive Fishery Zone (Regulation of Fishing) (Amending) Bill, 1993], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried. Now, we take second reading.

The question before the House is:

> That Clause 2 do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried and clause 2 forms part of the Bill.

Now, the question before the House is:

That Clause 1, Short Title and Preamble do form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried and clause 1, Short Title and Preamble form part of the Bill.

Now, we take next Item i.e. 10.

Lt. Gen. (Retd) Abdul Majeed Malik: Sir, I beg to move:

That the Bill further to amend the Exclusive Fishery Zone (Regulation of (Fishing) Act, 1975 [The Exclusive Fishery Zone (Regulation of Fishing) Amendment) Bill, 1993], be passed.

Mr. Presiding Officer: The question before the House is:

That the Bill further to amend the Exclusive Fishery Zone (Regulation of Fishing) Act, 1975 [The Exclusive Fishery Zone (Regulation of Fishing) (Amendment) Bill, 1993], be passed.

PCPPI—332 (96) Senate—9-4-96—180.

(The Bill was passed)

Mr. Presiding Officer: The Bill stands passed.

سید فصیح اقبال: جناب چیئرمین صاحب! آپ بڑے خوش قسمت پریذائیڈنگ آفیسر اور چیئرمین ہیں کہ آپ کے وقت میں پہلی مرتبہ یہ میرے خیال سے ہمارے ہاں کبھی روایت نہیں رہی پریذائیڈنگ آفیسر کی کہ جتنے بل آج آپ کی چیئرمین شپ میں پاس ہوئے ہیں- میں سمجھتا ہوں میں اپنے ہاؤس کے ممبروں کو بھی اور آپ کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ یہ بہت اچھا ہوا کہ آج ہماری legislation بہت اچھی رہی ہے -

Mr. Presiding Officer: Thank you. The House is adjourned to meet again tomorrow at 10.00 of the clock. Thank you very much.

[The House adjourned to meet again at 10. o'clock in the morning on Wednesday, March 3, 1993]

PCPPI—332 (96) Senate—14-3-96—180.